مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۹ دسمبر بروز جمعہ چونکہ ایک ضروری کام کے لئے لاہور تشریف لے جانے والے تھے اس لئے نماز جمعہ کے متعلق اعلان ہوا۔ کہ احباب ساڑھے ۱۲ بجے مسجد اقصیٰ میں پہونچ جائیں۔ ایک بجے کے قریب حضور تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور نماز پڑھائی۔ دو بجے کے قریب حضور بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ اور ۲۱ دسمبر کو واپس آ گئے:

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ خصوصاً دُور کے اصحاب تشریف لا رہے ہیں:

جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں:

شیخ احسان علی صاحب مالک فیض عام میڈیکل کے ہاں ۲۱ دسمبر لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سالانہ جلسہ پر آنیوالے احباب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

سنہ ۱۹۰۱ء کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیئے۔ اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو۔ کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے۔ تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں۔ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو۔ کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی بابت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ کان رکھتے ہیں۔ مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں۔ پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو۔ کہ جو کچھ بیان کیا جاوے۔ اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو۔ کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے۔ وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رسان وجود کی صحبت میں رہے۔ اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہونچ سکتا:

جب خدا تعالےٰ انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں مامور کر کے بھیجتا ہے۔ تو اس وقت دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو ان کی باتوں پر توجہ کرتے اور کان دھرتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اسے پورے غور سے سنتے ہیں یہ فریق وہ ہوتا ہے۔ جو فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور سچی نیکی اور اس کے برکات و ثمرات کو پا لیتا ہے۔ دوسرا فریق وہ ہوتا ہے۔ جو ان کی باتوں کو توجہ اور غور سے سننا تو ایک طرف رہا۔ ان پر ہنسی کرتے اور ان کو دکھ دینے کے لئے منصوبے سوچتے اور کوششیں کرتے ہیں"۔

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء)

جلسہ سالانہ

پس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے دن بہت قریب آگئے ہیں۔ اور احباب اس مبارک سفر کی طیاری میں ہمہ تن مشغول ہوگئے جن پاکیزہ مقاصد اور اغراض کو لے کر دوست اس مقدس مقام پر جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع میں شریک ہونے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ ان میں سے ایک غرض اپنے پیارے آقا اور مقدس امام سے ملاقات بھی ہوتی ہے۔ اس لئے ہر آنے والے دوست یہی خواہش لے کر آتے ہیں۔ کہ انہیں جلد سے جلد حضور کی ملاقات کا زیادہ سے زیادہ شرف حاصل ہو۔ کثرتِ ہجوم۔ حضرت اقدس کی مشغولیت۔ اور قلتِ وقت کی وجہ سے چونکہ قدرتاً بعض دقتیں پیش آتی ہیں۔ اس لئے حسنِ انتظام کی خاطر میں اپنے دوستوں کی خدمت میں مندرجہ ذیل امور پیش کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے۔ احباب کارکنان کی دقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس انتظام میں پورے طور پر ان کے ساتھ تعاون فرمائیں گے ؞

۱۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر اپنے حلقوں کے منتظمین سے فارم ملاقات حاصل کر کے (اپنی تمام جماعت کے قادیان پہونچ جانے پر) جلد سے جلد خانہ پُری کرنے کے بعد دفتر پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں بھجوادیں۔ فارم پُر کرتے وقت اپنا ضلع ضرور تحریر فرمائیں۔ تا ملاقات کے اوقات کی تقسیم باسانی ہو ؞

۲۔ فارم ملاقات صرف جماعت کے امیر یا سکرٹری صاحبان پُر فرمائیں۔ کیونکہ دوسرے احباب کے پُر کرنے سے بعض دفعہ کئی دقتوں کا سامنا ہوتا ہے ؞

۳۔ جو احباب زیادہ اطمینان سے ملاقات کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی تمام جماعت سمیت ۲۵۔ دسمبر ۱۹۳۰ء کی شام کو دارالامان پہونچ جائیں۔ تا ۲۶۔ دسمبر کی صبح کو ان کو ملاقات کا وقت دیا جاسکے ؞

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی قادیان

درخواست دُعا

میں آجکل مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ تمام احباب سے دعائے خاص کی التجا ہے۔ محمد عبد الرحمٰن احمدی سنٹرل انڈیا ہارس دہلی چھاؤنی ؞

تفہیماتِ ربّانیہ

"عشرہ کاملہ" کے جواب میں مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل نے جو نہایت مدلل اور معقول کتاب لکھی ہے۔ وہ "تفہیماتِ ربانیہ" کے نام سے چھپ رہی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ جلسہ پر تیار ہو جائے گی۔ اس کتاب میں مخالفین کے ان اعتراضات کے زبردست جواب دئے گئے ہیں۔ جو عام طور پر ان کی طرف سے پیش کئے جاتے۔ اور جنہیں وہ احمدیت کے مقابلہ میں اپنا آخری سہارا سمجھ رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک ہر احمدی کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور غیر احمدیوں میں اس کی اشاعت کی پوری کوشش کرنی چاہیئے ؞

گلشنِ احمد کا ایک تازہ پھول

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ہاں ۲۰۔ دسمبر ۱۹۳۰ء فرزند ارجمند متولد ہوا۔ اور اس طرح گلشنِ احمد علیہ الصلوٰۃ والسّلام میں ایک تازہ پھول کا اضافہ ہوا۔ اس تقریب سعید پر ہم تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے سارے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور خاندان حضرت نواب محمد علی صاحب کی خدمت میں ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمائے ہوئے کلمات کی صداقت آپ کی اولاد کی ترقی کی صورت میں دکھلا رہا ہے ؞

جلسہ پر آنے والے احباب کے لئے سپیشل ٹرینیں

جلسہ پر آنے والے احباب کی سہولت اور آرام کے لئے کوشش کی گئی تھی۔ کہ محکمہ ریلوے امرت سر سے قادیان تک سپیشل ٹرینوں کا انتظام کرے۔ احباب یہ سُن کر خوش ہونگے۔ کہ ریلوے انتظامات مسافرانِ جلسہ کے لئے مکمل ہو چکے ہیں۔ اور امرت سر سے ۲۴۔۲۵۔۲۶۔ دسمبر کئی سپیشل ٹرینیں قادیان کے لئے روانہ ہونگی۔ جن کی وجہ سے امید ہے۔ احباب کو بہت آرام رہے گا ؞

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تعمیر کیلئے خاص چندہ دینے والے

۱۹۰۸ء میں صدر انجمن نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ تعمیر مدرسہ میں جو اصحاب تین سال میں ایک سو روپیہ پورا کر دیں۔ ان کے نام بطور یادگار کتبہ پر کندہ کر دئے جائیں۔ چودھری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم نے اس مد میں ۳۲۰۰۔ روپیہ دیا تھا۔ جن کے نام کا کتبہ لگایا جانے والا ہے۔ تمام جماعت احمدیہ کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی اور دوست نے اس فیصلہ کے مطابق چندہ دیا ہو۔ تو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا نام بھی کندہ کرایا جائے ؞ ناظر اعلیٰ قادیان

نظارت اعلیٰ کا ضروری اعلان

مقامی سکرٹریوں کے تقرر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "سکرٹریاں مقامی جماعت مقرر کرتی ہے۔ اور صدر انجمن کو اطلاع دیتی ہے جو اصلاح کرنا چاہے۔ تو کر سکتی ہے۔ صدر انجمن اپنے اختیار اس بارہ میں ناظر اعلیٰ کو دے سکتی ہے"!

اس پر مجلس معتمدین نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ "آئندہ کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ ہر مقامی انجمن کسی صیغہ کا جو سکرٹری مقرر کرے۔ وہ متعلقہ ناظر کی منظوری سے ہو۔ بعد منظوری ناظران سکرٹریوں کی اطلاع جماعتیں ناظر اعلیٰ صاحب کو دیں۔ تو بغیر صدر انجمن میں پیش کرنے کے ناظر اعلیٰ اسے منظور کر سکتے ہیں"! آئندہ جماعتوں کو اس کے مطابق کارروائی کرنی چاہیئے ؞ ناظر اعلیٰ قادیان

تفصیل زرِ درکار ہے

ایک صاحب مسمی میر دین صاحب کیطرف سے جنہوں نے اپنا نام و پتہ انگریزی حروف میں اسطرح لکھا تھا (Meer Din, Kuala Lumpur, 178 ...) دفتر دعوۃ و تبلیغ میں ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو تیس روپے بذریعہ منی آرڈر وصول ہوئے ہیں۔ کوپن پر کچھ بھی تفصیل نہیں درج تھی۔ کہ یہ رقم کس غرض کے لئے بھیجی گئی ہے۔ انتظار کے بعد ۳۔ نومبر کو ان کی خدمت میں اسی پتہ پر خط لکھکر تفصیل رقم دریافت کی گئی جس کا تاحال جواب نہیں آیا۔ رقم بطور امانت دفتر ہذا کے حساب میں پڑی ہے۔ یہ اعلان اگر ان کی نظر سے گذرے۔ تو وہ براہ کرم جلد اطلاع دیں۔ کہ یہ رقم انہوں نے کس غرض کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ تا اس کے مطابق ...

127

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیت کی حقیقت

عیسائی دنیا سے صرف ایک سوال

عیسائی اخبار" نورافشان" حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اظہار حقیقت پر کہ " مذہبی طور پر جتنی ہماری قوم عیسائیت کی مخالف ہے۔ اتنی کوئی اور نہیں ہے"۔" مسیح کے جان نثار سپاہیوں" کو مخاطب کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

" مخالف مسیح کا چیلنج تو تم سن چکے۔ اب یہ بتائیے۔ آپ کیا کر رہے ہیں"؟

اس کے بعد جو کچھ کرنے کے لئے کہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

" آپ اپنے خادم کی اپیل پر توجہ فرما کر ہمیں دسمبر کے آخر تک تین سو نئے خریدار عنایت کریں"۔

یسوع مسیح کے جان نثار سپاہی

اول تو ہمیں اسی بات پر تعجب ہے۔ کہ وہ یسوع مسیح جسے اپنی ساری زندگی میں کوئی ایک بھی جان نثار نہ ملا۔ جسے اپنے حواریوں کے سامنے کانٹوں کا تاج پہنایا گیا۔ اور طمانچے مارے گئے۔ مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ جس کے گرفتار ہونے پر سب سے بڑے مقرب حواری پطرس نے اس کا ساتھی ہونے سے ہی انکار کر دیا۔ حتےٰ کہ اپنے خداوند خدا پر لعنت کر کے اپنی جان بچائی جس کے مصیبت کی گھڑی میں اپنے شاگردوں سے بار بار دعا کی درخواست کرنے پر وہ اس کے لئے دعا بھی نہ کر سکے۔ اور نہایت مزے سے سوتے رہے جس کے سارے شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اسے اب کہاں سے جان نثار سپاہی میسر آ گئے۔

نورافشاں کی درخواست

دوسرے اگر جماعت احمدیہ کے بے پناہ حملوں سے عیسائی دنیا عیسائیت کو نورافشان کے صرف " تین سو نئے خریدار" پیدا کر کے بچا سکے۔ تو اس سے بڑھ کر اس کے لئے خوشی کی بات کیا ہو سکتی ہے۔ عیسائیوں کے لئے تین سو چھوڑ تین لاکھ نئے خریدار دے دینے بھی کونسی مشکل بات ہے۔ جو لوگ دنیا کے بہت بڑے حصہ پر حکومت کر رہے ہوں۔ جو تمام دنیا میں بکثرت پھیلے ہوئے ہوں جن کے ہاں بے حساب مال و دولت ہو۔ ان کے لئے" نورافشان" کے تین سو نئے خریدار بھی کچھ حقیقت رکھتے ہیں۔ اور وہ بھی ایسی حالت میں جبکہ" نورافشان" یہ درخواست کر رہا ہے۔ کہ:۔

" خدارا اپنے خادم نورافشان کو یہ موقع دو۔ کہ وہ آپ سب کی طرف سے اس مخالف مسیح (جماعت احمدیہ) کو اس کی کیفر کردار تک پہنچائے"۔

لیکن" نورافشان" کی یہی درخواست بتا رہی ہے کہ خود عیسائی صاحبان احمدیت کے مقابلہ میں اس کی کوئی ہستی نہیں سمجھتے۔ اگر اس بارے میں عیسائیوں کے نزدیک وہ کچھ بھی وقعت رکھتا۔ تو اسے اس عاجزی کے ساتھ صرف تین سو خریداروں کی درخواست نہ کرنی پڑتی۔

نورافشاں کی بدزبانی

" نورافشان" نے کچھ عرصہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گالیوں اور بدزبانیوں سے پر مضامین شائع کرتے ہوئے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ وہ عیسائیت کی بہت بڑی خدمت کر رہا ہے۔ حالانکہ اس کی ایسی تحریروں کا ایک ایک لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں عیسائیت کی دھجیاں بکھیر رہا ہے۔ بھلا وہ انسان جو اپنے پیروؤں کو یہ حکم دے۔ کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے۔ تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ اسے خدا اور خدا کا اکلوتا سمجھنے والے اگر دوسروں کے مقدس راہنماؤں کے متعلق بدزبانی اور بیہودہ گوئی کرنا اپنا کمال سمجھیں۔ تو یہ اپنے ماننے والے کے ساتھ وفاداری نہیں۔ بلکہ غداری ہے۔ اور اس کی تعلیم کی خوبی کا اظہار نہیں۔ بلکہ اسے دنیا کی نظروں میں ذلیل بنانا ہے۔ پس" نورافشان" کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ بانی احمدیت کے متعلق گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کر کے عیسائیت کی کوئی خدمت کر رہا ہے۔ اور احمدیت کو نقصان پہنچا رہا ہے بلکہ وہ اپنے ہاتھوں عیسائیت کی قبر کھود رہا۔ اور احمدیت کے لئے کھاد ثابت ہو رہا ہے۔

عیسائی دنیا کو چیلنج

اگر" نورافشان" میں ہمت ہے۔ اگر اس کے پاس تین کو ایک اور ایک کو تین ثابت کرنے کے دلائل ہیں۔ اگر وہ دوسروں کی خاطر خدا کے اکلوتے کو لعنتی موت مارنے کو عقلی اور نقلی طور پر قابل قبول ثابت کر سکتا ہے۔ اگر ایک کمزور اور ناتوان انسان کو جس کی ساری زندگی نہایت تکالیف اور مشکلات میں گذری۔ جس نے یہودیوں کے ہاتھوں میں پڑنے کے وقت کہا" میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہونچ گئی ہے"۔ اسے قادر و توانا خدا ثابت کر سکتا ہے۔ اور اس کی زندگی کا ثبوت دے سکتا ہے تو سامنے آئے۔ اور شرافت و انسانیت کے ساتھ اپنے دلائل پیش کرے۔ اور ہمارے جواب سنے۔ لیکن اگر یہ اس کے بس کی بات نہیں اور اس کے بس کی کیا۔ ساری عیسائی دنیا کے بس کی بات نہیں اور عیسائیت نے ابھی تک کوئی ایسا جان نثار سپاہی نہیں جنا۔ جو موجودہ عیسائیت کے ان بنیادی اصول کو انسانی عقل کے لئے قابل قبول بنا سکے۔ اور ان کے متعلق جماعت احمدیہ کے اعتراضات کو رد کر سکے۔ تو اس بات کے درست ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ مذہبی طور پر جتنی جماعت احمدیہ عیسائیت کی مخالف ہے۔ اتنی کوئی اور نہیں ہے۔

صرف ایک سوال

اس موقعہ پر ہم خدا کے اس برگزیدہ انسان کا جس نے دلائل اور براہین سے عیسائیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر رکھ دیا۔ اور جس نے اپنے پیروؤں کو اس میدان میں کھڑے کر کے ایسے ہتھیاروں سے مسلح کر دیا۔ جن کی کاٹ کا کوئی علاج نہیں۔ عیسائیت کے متعلق بتایا ہوا صرف ایک سوال پیش کرتے ہیں۔ جو اس وقت اتفاقاً ہمارے سامنے آ گیا۔ اور نہ صرف" نورافشان" سے بلکہ ساری عیسائی دنیا سے اس کا جواب طلب کرتے ہیں:۔

سوال یہ ہے۔ کہ کیا یسوع مسیح ناطق خدا ہے۔ یا غیر ناطق اگر غیر ناطق ہے۔ تو اس کا گونگا ہونا ہی اس کے ابطال کی دلیل ہے لیکن اگر وہ ناطق ہے۔ تو پھر اس کو ہمارے مقابل پر بلا کر دکھاؤ۔ اور اس سے ایسی باتیں سن کر دنیا کے سامنے پیش کرو۔ جن سے سمجھا جائے۔ کہ وہ انسان کی مقدرت اور طاقت سے باہر ہیں۔ یعنی عظیم الشان پیشگوئیاں اور آئندہ کی خبریں۔ ایسی پیشگوئیاں جن میں قیافہ اور فراست کو دخل نہ ہو۔ بلکہ وہ انسانی طاقت اور فراست سے بالاتر ہوں۔

یہ ایک چھوٹا سا سوال ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی ان صدہا صفحات کی تحریروں میں سے چند سطور پر مشتمل ہے جو عیسائیت کو نقلی اور عقلی طور پر قطعاً ناقابل قبول ثابت کرتے ہوئے لکھی گئی ہیں۔ لیکن کیا کوئی بڑے سے بڑا پادری اور لارڈ بشپ ایسا ہے۔ جو اس کا جواب دے سکے۔ اور یہ طاقت رکھتا ہو۔ کہ خدائے قادر کے مقابلہ میں ایک عاجز اور ضعیف انسان یسوع کی اقتداری پیشگوئیاں پیش کر سکے۔ اگر کوئی ہو۔ تو سامنے آئے۔ اس وقت بھی جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اس پہلو سے عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن کوئی آئے کہاں سے۔ عیسائی جسے اپنا خدا سمجھتے ہیں۔ جب وہ زندہ ہی نہیں۔ بلکہ سینکڑوں سال گذر چکے۔ فوت ہو کر زمین میں دفن ہو چکا ہے۔ تو اس سے ہمکلامی کا شرف کیونکر کسی کو حاصل ہو۔ اور کس طرح کوئی عظیم الشان پیشگوئی یا خبر حاصل کر سکے۔ لیکن اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ اپنے مقرب بندوں سے کلام کرتا۔ اور ان کے ذریعہ نشانات ظاہر کرتا ہے۔

شمالی ہند کے مسلمانوں کی کانفرنس

پنجاب۔ سندھ۔ سرحد اور بلوچستان کے مسلمانوں کی جو کانفرنس لاہور میں منعقد ہونے والی ہے۔ اس کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ ان مطالبات سے کیا جا سکتا ہے۔ جن کی تائید اور حمائت میں اس کانفرنس کے ذریعہ آواز بلند کی جائیگی اور جو مختصر الفاظ میں یہ ہیں:۔

(۱) ہندوستان کا نظام حکومت فیڈرل ہو۔ (۲) پنجاب و بنگال کی مسلم اکثریتیں قائم رہیں (۳) بلوچستان سرحد اور سندھ کے مسلمان صوبوں کو مکمل اصلاحات ملیں۔ (۴) وزارتوں اور ملازمتوں میں مسلمانوں کا حصہ بروئے دستور اساسی محفوظ کر دیا جائے۔ (۵) شریعت حقہ۔ تمدن اسلام۔ تعلیم اسلام اور مسلمانوں کا انفرادی قانون غیر مسلم دسترس سے بروئے دستور اساسی محفوظ کر دیا جائے۔ (۶) غیر مصرحہ اختیارات صوبجات کے قبضہ میں رہیں۔ اور (۷) مرکز کی مجالس آئین ساز اور وزارت میں ہمارا حصہ ایک تہائی ہو۔

ان حقوق اور مطالبات کے متعلق آواز کو پُر زور اور با اثر بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ متذکرہ بالا صوبوں کے مقتدر اور ذمہ وار مسلمان ضرور اس کانفرنس میں شریک ہوں۔

مسلمان نمائندگان گول میز کانفرنس کا اتحاد

اگرچہ کئی بار اس قسم کی خبریں موصول ہوئیں۔ کہ گول میز کانفرنس کے مسلمان نمائندگان میں سے بعض ہندوؤں کے جھکمہ میں آکر مسلمانوں کے مطالبات میں نہ صرف تخفیف کے۔ بلکہ انہیں خطرناک نقصان پہنچانے کے مرتکب ہو گئے ہیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔ اس قسم کی ہر ایک خبر غلط اور ہر افواہ جھوٹی ثابت ہوئی۔ اور اب قطعی طور پر اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ کہ مسلمان نمائندگان نہ صرف مضبوطی کے ساتھ اپنے مطالبات پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور وہ مخلوط انتخاب کی کوئی سکیم بھی منظور کرنے پر تیار نہیں۔ بلکہ یہ بھی اعتراف کیا جا رہا ہے۔ کہ ان میں پورا پورا اتحاد ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ یہ اتحاد آخری وقت تک قائم رہے۔

افغانستان میں چھ سکھوں کی گرفتاری

سابق شاہ کابل امان اللہ خان کے وقت سکھوں کو اس بنا پر شکایت پیدا ہوئی تھی۔ کہ شاہ موصوف نے اپنی تباہ کن اور بربادی بخش اصلاحات کے سلسلہ میں سکھوں کو بھی حکم دے دیا تھا کہ وہ پگڑی کی بجائے ٹوپی پہنیں۔ اس وقت پنجاب کے سکھوں نے اس کے خلاف بہت کچھ غم و غصہ کا اظہار کیا تھا۔ اور کئی قسم کی دھمکیاں بھی دی تھیں۔ اس کے بعد جب امان اللہ خان حکومت سے معزول ہو گیا۔ تو پھر سکھوں نے خاموشی اختیار کر لی کیونکہ نئے دورِ حکومت میں امان اللہ خاں کی دوسری اصلاحات کے ساتھ ہی سکھوں کے متعلق جو حکم دیا گیا تھا۔ وہ بھی کالعدم ہو گیا۔ مگر امرتسر کے ایک مقامی اخبار نے حال میں جو خبر شائع کی ہے۔ وہ نہایت حیرت انگیز ہے۔

اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

افغانستان میں چھ سکھوں کو اس شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک سازش کر کے حکومت افغانستان کے خلاف کارروائیاں کرنا چاہتے تھے۔ جلال آباد کے افسروں کو اطلاع دی گئی۔ کہ ان سکھوں کے پاس ہتھیار۔ اخبار اور انقلابی لٹریچر ہے۔ افسر علاقہ کے حکم سے وہ گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے قبضہ سے تین ریوالور۔ چند ایک اخبار اور اشتہار برآمد ہوئے۔

ایک ایسی حکومت میں جہاں سکھوں کو کسی قسم کی شکایت نہیں اور جہاں انہیں بے حد مراعات حاصل ہیں۔ اس قسم کی فتنہ انگیزی کے ارادہ سے داخل ہونا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ایسے فتنہ پردازوں کو دوسروں کے لئے نمونہ بنایا جائے۔

کرپان کا شرمناک استعمال

سکھوں کو آزادانہ طور پر کرپان رکھنے کی اجازت دے کر اور اس کے مقابلہ میں دوسرے لوگوں کو سوائے خاص اضلاع کے (اور وہ بھی تھوڑے عرصہ سے) تلوار رکھنے کی اجازت سے محروم کر کے گورنمنٹ نے ایک ایسا خطرہ پیدا کر دیا ہے جس کا کئی مقامات پر نہایت المناک طور پر اظہار ہو چکا ہے۔ سکھ سر پھرے سکھ اس میں اپنی بہت بڑی بہادری سمجھتے ہیں۔ کہ کرپان کو جسے وہ اپنا مذہبی نشان قرار دیتے ہیں۔ نہتے۔ غافل اور کمزور انسانوں کے خون سے رنگیں۔ اور پھر اس پر فخر کریں۔ مگر یہ ان کی وحشت اور درندگی کا ثبوت اور گورنمنٹ کی عاقبت نا اندیشی کا نتیجہ ہے۔

حال میں کرپان کے استعمال کا جو واقعہ لاہور میں ہوا وہ نہایت ہی شرمناک ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۷۔ دسمبر مزنگ (لاہور) میں ایک سکھ نے اپنے ہمسایہ عبد الرحیم کے گھر میں گھس کر اس کی عورت کو کرپان سے شدید زخم لگائے۔ حملہ کے وقت مجروحہ کا شوہر گھر میں موجود نہیں تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ عورت کو بازو اور ٹانگوں پر خطرناک زخم لگائے گئے ہیں جن کی وجہ سے اس کی حالت بہت نازک ہے۔

ایک ہمسایہ کے گھر میں گھس کر کرپان کا استعمال یوں بھی شرمناک حرکت ہے۔ لیکن اس صورت میں جبکہ اس کے وار ایک بے کس اور بے بس عورت پر کئے گئے۔ اس کی برائی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کا ارتکاب کرنے والے کو انسان نہیں۔ بلکہ حیوان اور وہ بھی بدترین حیوان ثابت کرتی ہے۔

حکومت کو اس قسم کے واقعات کو پیش نظر رکھ کر کرپان کے ناجائز استعمال پر پوری پابندیاں عائد کرنی چاہئیں

ویدمیں دس تک اولاد پیدا کرنے کی اجازت

امریکہ کی ایک عدالت میں ایک عورت نے اپنے خاوند کے خلاف یہ دعویٰ دائر کیا۔ کہ وہ ۱۲ سال کے عرصہ میں دس بچے پیدا کر چکی ہے اب یہ بوجھ اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ ڈاکٹروں نے کہدیا ہے کہ اب اگر بچہ پیدا ہوا۔ تو جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اس لئے میرے خاوند کو آئندہ مجھ سے اولاد حاصل کرنے سے منع کیا جائے۔ عدالت نے خاوند کو جیل میں بھیجدیا۔

اس پر آریہ اخبار "پرتاپ" ۱۹۔ دسمبر اظہار رائے کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"اس واقعہ سے اتنا ثابت ہو گیا۔ کہ ہندو تہذیب نے برہم چریہ کا جو اصول مرتب کیا ہے۔ وہ کتنا عالمگیر ہے۔ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ بعض بے قاعدہ طبیعتیں اگر حد اعتدال سے بڑھ جائیں۔ تو ان کی سزا جیل کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے" ؟

"ان الفاظ سے "برہم چریہ" کی یہ تعریف آج ہی معلوم ہوئی۔ کہ دس بچے پیدا کرنے کے بعد خاوند کو جیل میں بھجوا دیا جائے۔ باقی رہی یہ دلیل کہ "بعض بے قاعدہ طبیعتیں اگر حد اعتدال سے بڑھ جائیں۔ تو ان کی سزا جیل کے سوا کیا ہو سکتی ہے"؟ اس کے متعلق گذارش یہ ہے۔ کہ کسی آریہ کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ دس بچے پیدا کرنے والوں کو "بے قاعدہ" اور "حد اعتدال سے بڑھ جانے والے" قرار دے۔ کیونکہ ان کا رشی صاف اور واضح الفاظ میں بحوالہ وید لکھ چکا ہے۔ "دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت وید میں ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۲)

خواجہ کمال الدین صاحب کے رؤیا پر مولوی محمد علی صاحب کی تنقید

جناب خواجہ کمال الدین صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بعض اوقات ان کی بیماری نہایت تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ ان حالات میں اگر ان کی زبان یا قلم سے کوئی ایسی بات بھی نکل جائے جو ناگوار ہو۔ تو کسی چنگے بھلے آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں۔ کہ ان کے پیچھے لٹھ لیکر پڑ جائے۔ اور اپنے الفاظ کے تیر و نشتر سے ان کے قلب کو چھیدنا شروع کر دے۔ جو بیماری کی وجہ سے بہت زیادہ حساس ہو چکا ہے۔ اور خود خواجہ صاحب اپنے احساسات کے بہت زیادہ تیز ہو جانے کا کئی بار ذکر کر چکے ہیں۔ لیکن نہایت ہی افسوس کی بات ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے "پیغام" کے اسی پرچہ میں جس میں الفضل کے خلاف انہوں نے بہت کچھ غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ خواجہ صاحب کے متعلق بھی اس بناء پر اپنے دل کا غبار نکالا ہے۔ کہ انہوں نے مولوی صاحب کو اپنے ایک رؤیا میں کسی عدالت کے اردلی کی شکل میں دیکھا۔

خدا کی شان ایک تو وہ وقت تھا جب مولوی محمد علی صاحب خواجہ صاحب کو اپنی عزت اور شہرت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ جب انہیں غیر احمدیوں کے حلقہ میں کوئی نہ جانتا تھا۔ اس وقت تو یہ کہا جاتا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ان لوگوں۔ کے امیر ہیں۔ جن کے ساتھ خواجہ صاحب بھی شامل ہیں۔ گویا مولوی صاحب کی قدر و منزلت خواجہ صاحب کے ذریعہ ثابت کی جاتی تھی۔ لیکن اب جبکہ خواجہ صاحب طویل بیماری کی وجہ سے بڑی حد تک معذور ہو چکے ہیں۔ تو طرح طرح سے انہیں تنگ کیا جا رہا ہے اور خود مولوی محمد علی صاحب ان کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ پہلے چونکہ خواجہ صاحب کے ذریعہ اور ان کی شہرت کے باعث غیر احمدیوں سے چندہ حاصل ہوتا تھا۔ اس لئے ان کی تعریف و توصیف کی جاتی تھی۔ اور ان کی خدمات کو پیش کیا جاتا۔ اور ان کی ذات کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب خواجہ صاحب کے بیمار ہو جانے کی وجہ سے چونکہ ان کے ذریعہ روپیہ وصول ہونا بند ہو گیا۔ اور لوگوں سے خود تعلقات پیدا کر لئے گئے۔ اس لئے خواجہ صاحب خار کی طرح کھٹکنے لگ گئے۔ اور ان پر طرح طرح کے جھوٹے اعتراضات کر کے ان کا کام بگاڑ دیا گیا۔

آج جبکہ خواجہ صاحب معذوری کی حالت میں پڑے ہیں۔ اور ان کے دوست جن میں مولوی محمد علی صاحب بھی شامل ہیں۔ ان کے کام کو سخت نقصان پہونچا چکے ہیں۔ ان کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ "جس محسن نے انہیں اس بلند مقام پر پہونچایا۔ اس کی طرف سے غفلت یا بے پروائی کسی صورت میں بھی جائز نہ تھی"۔ لیکن اگر خواجہ صاحب پر کوئی ایسا زمانہ گزرا ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنے محسن (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے غفلت یا بے پروائی کی۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ضرور گزرا ہے۔ تو پھر سوال ہو سکتا ہے۔ اس وقت کیوں مولوی صاحب نے کبھی اس غفلت اور لاپرواہی کی طرف نہ تو خواجہ صاحب کو توجہ دلائی۔ اور نہ موجودہ طرز میں اس کا اعلان اخبار میں کیا۔ کیا اس کی وجہ سوائے اس کے کوئی اور ہو سکتی ہے۔ کہ اس وقت خود مولوی صاحب خواجہ صاحب کی تائید اور حمایت کے محتاج تھے۔ وہ خواجہ صاحب کے ذریعہ اپنے قدم جما رہے تھے۔ اور خواجہ صاحب کی شہرت کے صدقے اپنا کاروبار چلانے کے حاجتمند تھے۔ لیکن اب جبکہ خواجہ صاحب انہیں کچھ دینے دلانے سے معذور ہو گئے۔ انہوں نے کچھ نہ کچھ قدم جما لئے۔ اور دوسرے مسلمانوں سے چندہ لینے کے ڈھب سیکھ لئے۔ تو خواجہ صاحب کے پیچھے پڑ گئے۔ اور ان کی بات بات میں نقص نکالنے لگ گئے۔

اگر جس محسن نے خواجہ صاحب کو اس بلند مقام پر پہونچایا۔ اس کی طرف سے غفلت یا بے پرواہی مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اس وقت بھی کسی صورت میں جائز نہ تھی۔ جبکہ خواجہ صاحب کی ذات کو وہ اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھتے۔ ان کے ووکنگ مشن کو اپنے بہت بڑے کارہائے نمایاں میں شمار کرتے۔ اور اپنی خدمات اسلام کے لئے بطور سند پیش کرتے۔ تو کیوں اس وقت خواجہ صاحب کی اس غفلت اور لاپرواہی کو دور کرنے کی کوشش نہ کی گئی۔ اور اگر کوشش کی گئی۔ لیکن خواجہ صاحب پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ تو کیوں خواجہ صاحب سے اسی وقت تعلقات منقطع نہ کر لئے گئے۔

اس وقت کی خواجہ صاحب کی غفلت اور لاپرواہی سے مولوی محمد علی صاحب کی غفلت اور لاپرواہی خود مولوی صاحب کو بھی ایسا ہی مجرم ثابت کر رہی ہے۔ جیسا وہ آج خواجہ صاحب کو محض اس لئے بتا رہے ہیں۔ کہ اب خواجہ صاحب ان کے نزدیک کسی کام کے نہیں رہے۔

در اصل یہ محسن کشی کی نہایت ہی عبرتناک مثال ہے۔ جو خواجہ صاحب کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اور ان کے دوستوں نے پیش کی ہے۔ اور خواجہ صاحب کے لئے بیماری اور معذوری کی حالت میں نہایت تکلیف دہ چیز۔

تعجب ہے۔ ایک طرف تو مولوی محمد علی صاحب نے خواجہ صاحب کے رؤیا سے اپنی بریت اور فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور الٹا خواجہ صاحب کو ملزم گردانا ہے۔ لیکن دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر کا حوالہ دیکر ایک قسم ایسے لوگوں کی بتانے کے باوجود۔ جو مامور ہوں۔ یا کوئی ایسے اولیاء اللہ جو فنافی اللہ کے مرتبہ کو پہونچ چکے ہوں۔ اور ان کی نفسانی خواہشات بالکل مر چکی ہوں خواجہ صاحب کو زیادہ سے زیادہ ان لوگوں میں شامل کیا ہے۔ جن کے رؤیا اس دودھ کی طرح ہوتے ہیں۔ جس میں پیشاب بھی پڑا ہو۔

اس کے متعلق سوال یہ ہے۔ کہ ہم اگر خواجہ صاحب کے رؤیا کو خوابوں کی اس قسم میں شامل کریں۔ جو پیشاب ملے دودھ کی طرح ہوتے ہیں۔ تو ہمیں یہ حق پہونچتا ہے۔ کیونکہ ان کے اور ہمارے عقائد میں اختلاف ہے۔ اور ہم ان کے عقائد کو غلط سمجھتے ہیں۔ مگر خواجہ صاحب جبکہ عقائد کے لحاظ سے بالکل مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ ہیں۔ تو وہ ان کے رؤیا کے متعلق یہ اس وقت تک کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ جب تک ان کے پرائیویٹ کیریکٹر پر ناپاک الزام نہ لگائیں۔ اور انہیں نفسانی خواہشات کا بندہ نہ قرار دیں۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے باوجود خواجہ صاحب کے رؤیا کو اپنی فضیلت کا ثبوت قرار دینے کے اس پر جس رنگ میں تنقید کی ہے۔ اس سے یہی مطلب ہے۔ کہ انہوں نے خواجہ صاحب کے کیریکٹر پر ان کی اس آخری عمر میں جبکہ وہ بستر علالت پر مجبور اور معذور ہو کر پڑے ہیں۔ نہایت ہی نازیبا حملہ کیا ہے۔ اور خواجہ صاحب کے ہمدردوں اور ہوا خواہوں کی نظروں سے انہیں گرانے کے لئے یہ راہ اختیار کی ہے۔

افسوس ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اسی پر اکتفاء نہیں کی۔ بلکہ خواجہ صاحب کی قابلیت اور علمیت پر بھی حملہ کرنا ضروری سمجھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"جب خواجہ صاحب نے اپنی اس خواب سے پہلے اطلاع دی تو عربی میں لکھکر اطلاع دی تھی۔ گو چونکہ وہ عربی لکھ نہیں سکتے۔ میں اس کا پورا مطلب ان کی عربی سے نہ سمجھ سکا"

ان الفاظ میں مولوی صاحب نے خواجہ صاحب پر تو یہ زد کر دی کہ وہ عربی نہیں لکھ سکتے۔ مگر ہم یہ عقدہ حل نہیں کر سکے۔ کہ خواب کا مطلب مولوی صاحب کی سمجھ میں نہ آنے کی وجہ خواجہ صاحب کا عربی نہ لکھ سکنا ہوئی۔ یا مولوی صاحب کا عربی نہ پڑھ سکنا۔

چونکہ خواجہ صاحب کو عربی نہیں آتی۔ اس لئے انہوں نے الٹی سیدھی عربی لکھی ہوگی۔ لیکن کچھ نہ کچھ تو صحیح لکھا ہوگا۔ اُسے مولوی صاحب پڑھ نہ سکے ہونگے۔ اور اس طرح خواجہ صاحب کی عربی تحریر کی مٹی پلید کر دی گئی ہوگی۔ پس اس عربی تحریر کا مطلب نہ سمجھ سکنے میں مولوی صاحب کی عربی دانی کا بھی ضرور دخل ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ ایسی باتوں میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیوں خواجہ صاحب کو بیماری کی حالت میں بھی چین نہیں لینے دیا جاتا۔ اپنے مضمون میں مولوی صاحب نے خواجہ صاحب کو مختلف طریقوں سے نشانہ اعتراضات بنایا ہے۔ اور نہایت معیوب پیرایہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم اس بارے میں خواجہ صاحب سے ہمدردی اور مولوی صاحب کے متعلق اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

سالانہ جلسہ پر وصیت کی تحریک کرنیوالے وفود

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اشاعت اسلام کا اہم ترین ذریعہ تحریک وصیت کو قرار دیا ہے۔ یعنی اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا امتحان قرار دیا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت فرمایا ہے اور وصیت کو ایسی نیکی قرار دیا ہے۔ کہ شرائط الوصیت کے پورا کرنے والے کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔

تحریک وصیت علاوہ مالی قربانی کی بین شہادت ہونے کے اصلاح نفس کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ کیونکہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ متقی ہو۔ اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔ پس اس صورت میں ہر وصیت کرنے والا اپنی اصلاح کی ہر وقت فکر میں لگا رہتا ہے۔ پھر یہ فائدہ بھی ہے۔ کہ وصیت کرنیوالا اپنے آپ کو ان دعاؤں کا مستحق بناتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے واسطے فرمائی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:-

"میں اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کیطرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلا دیا۔ آمین یا رب العالمین ٭

پھر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔ پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے۔ بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے۔ اور جن کو تو جانتا ہے۔ کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین" ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کرنے والوں کو حقیقی مومن اور کامل الایمان قرار دیا ہے۔ اور تحریر فرمایا ہے "یہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں"۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وصیت کرنے والے آئندہ آنے والی نسلوں کے ایمان کی تازگی کا موجب بنیں گے ٭

پس اس زمانہ میں وصیت کرنا۔ اور پھر شرائط وصیت کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنا۔ یہ ایک ایسی نیکی ہے۔ اور یہ ایسا عظیم الشان کام ہے۔ کہ اسے جس قدر بھی وسیع کیا جائے۔ کم ہے۔ سچ پوچھو۔ تو یہ تحریک اسلام کی ترو تازگی کا باعث ہے ٭

جماعت احمدیہ جو اس وقت لاکھوں کی تعداد میں خدا کے فضل سے موجود ہے۔ اس میں وصیت کرنے والوں کی تعداد ۱۹۰۶ء سے لے کر آج تک ۲۳۱۹ تک پہنچی ہے۔ اس میں عورتیں بھی ہیں۔ مرد بھی ہیں۔ اور جو وصیتیں بعدم پیروی داخل دفتر ہو چکی ہیں۔ ان کا شمار بھی ہے۔ اور جو مخلصین فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں۔ وہ بھی شامل ہیں ٭

غرض کہ اس وقت تک وصایا جو منظور ہو چکی ہیں۔ اور جو موصی زندہ موجود ہیں۔ ان کی تعداد ۲ ہزار کے قریب ہے۔ پس جماعت احمدیہ کی کثرت اور وصیت کی قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور وصیت کے فیض سے تمام احباب جماعت کو مستفیض کرنے کی غرض سے مندرجہ ذیل احباب کرام نے اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دارالامان قادیان میں وفود کی صورت میں وصیت کی ترقی کے لئے کوشش فرمائیں گے۔ چونکہ جلسہ کے ایام ہوں گے۔ اور کام کرنے کا وقت بہت تھوڑا ہو گا۔ پھر سردی کا وقت ہو گا۔ اس لئے ہمیں احباب جماعت سے امید ہے۔ کہ وہ اس نعمت عظمیٰ سے مستفیض ہوں گے۔ اور چونکہ یہ خدائی تحریک ہے۔ اس کی ترقی اور کامیابی کے لئے سعی کرنے والے اصحاب بھی اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کے مستحق ہونگے

اسمائے گرامی ممبران وفود حسب ذیل ہیں

پہلا وفد:- چودہری نعمت خان صاحب سینیر سب جج دہلی۔ (۲) مولوی غلام حسین صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ دہلی ٭

دوسرا وفد:- (۱) چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج کرنال۔ (۲) بابو محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری وصایا فیروزپور ٭

تیسرا وفد:- (۱) چودہری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری۔ (۲) میاں محمد ابراہیم صاحب سیکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ٭

چوتھا وفد:- (۱) مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری سب رجسٹرار نابھہ۔ (۲) صوفی علی محمد صاحب مزنگ لاہور ٭

پانچواں وفد (۱) چودہری حاجی غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر (۲) مولوی عبد السلام صاحب کاٹھ گڑھ ٭

چھٹا وفد (۱) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کیمبل پور۔ (۲) سید محمد حیات خان صاحب محرر کورٹ آف وارڈ ملتان ٭

ساتواں وفد۔ (۱) سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد۔ (۲) سید بشارت احمد صاحب جنرل سیکرٹری حیدر آباد دکن ٭

آٹھواں وفد:- (۱) مولوی غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ڈیرہ غازی خان (۲) چودہری عبد اللہ خان صاحب پنچایت آفیسر مظفر گڑھ (۳) شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر جنرل سیکرٹری ملتان ٭

نواں وفد:- (۱) چودہری محمد حسین صاحب انسپکٹر وصایا سیالکوٹ (۲) بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹی (۳) سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں

دسواں وفد۔ (۱) مرزا غلام حیدر صاحب وکیل امیر جماعت نوشہرہ (۲) شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک نوشہرہ ٭

خاکسار

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی، و ناظر بہشتی مقبرہ

ایک زمیندار موصی کا اعلیٰ درجہ کا ایثار

چودہری محمد حسین صاحب انسپکٹر وصایا سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ منشی فضل احمد صاحب نے اپنی اراضی واقعہ موضع تلونڈی عنایت خان کے ⅒ حصہ یعنی پانچ بیگھہ اراضی داخل خارج صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام نومبر ۱۹۳۰ء میں کرا کر قبضہ بھی انجمن کو دیدیا ہے۔ ۱۹۲۹ء و ۱۹۳۰ء کا لگان وصول ہو کر بعد منہائی معاملہ سرکار ۲-۰-۲ مقامی انجمن کے توسط سے بمد محصلات صدر میں بھیجے ہیں (یہ رقم ۲ دسمبر ۱۹۳۰ء کو داخل ہو چکی ہے) ٭

میں منشی فضل احمد صاحب کو اس اخلاص پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی قربانی قبول فرمائے۔ اور دوسرے موصی زمیندار احباب کو بھی توفیق بخشے، کہ وہ بھی اپنی حین حیات میں اپنی زمین کا حصہ وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر کے قبضہ دے دیں۔ تا کہ ان اراضیات کی آمد سے اشاعت اسلام کا کام خاطر خواہ ہوتا رہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان

ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کا سفر ولایت

جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب آف امرتسر اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال دہلی مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ولایت تشریف لے گئے ہیں کئی مسلمان اور ہندو آپکو رخصت کرنے کے لئے سٹیشن پر جمع تھے۔ آپ کئی سال دہلی میں رہے۔ اور اپنی خوش خلقی اور خوش معاملگی سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں بھی دلچسپی لیتے تھے۔ اور ہمارے لوکل جلسوں میں ایک بڑی رقم چندہ کی عنایت فرماتے تھے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو امتحان میں کامیابی عطا فرمائے ٭

خاکسار عبد المجید سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ نئی دہلی

خلافت ثانیہ کی صداقت

اور

غیر مبایعین کی ہلاکت

گو اس عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی جبکہ عمر ۱۲ سال کی تھی ۱۹۰۵ء کے آخر میں بیعت کی اور اس نور سے مشرف ہوا۔ جو اپنے وقت پر نازل ہوا۔ مگر خلافت اول کے بعد لاہوری مخالفت نے اس قدر مذبذب کیا۔ کہ خلافت ثانی کانٹوں کی طرح دکھائی دینے لگی۔ اس وجہ سے خلافت ثانیہ کی قبولیت میں اجتناب رہا۔ مگر قوی یقین تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ضرور قدرت ثانیہ کے نزول پر صراط مستقیم دکھلائیگا۔ لہذا ایکدن رویا میں کیا دیکھتا ہوں۔ روضہ مبارک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر کھڑا ہوں۔ روضہ مبارک کے باہر لوگوں کا ایک عظیم مجمع ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہنے طرف ایک خالی قبر مجھے دکھائی دی۔ میں نے باہر کے لوگوں سے دریافت کیا۔ بجواب مجھے بتلایا گیا۔ کہ مسیح موعود کی قبر ہے۔ اس کے چند دن کے بعد پھر رویا میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں لاہور کے انار کلی بازار میں مشرق سے مغرب کو جا رہا ہوں۔ تمام شہر خالی ہے۔ اچانک پیچھے سے دو شخص سفید ریش ہمعمر ہم شکل ایک ہی لباس میں آکر مجھے ملے۔ اور ایک اونچی مسجد میں سیڑھیوں کے ذریعے لے گئے۔ اور مجھے وضو کے لئے پانی دیکر نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔ میں تعمیل کر کے جب نماز سے فارغ ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ زرد رنگ کی بھڑیں میری دونوں پنڈلیوں پر ٹخنوں سے گھٹنوں تک چاروں طرف لپٹی ہوئی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوا۔ کہ یہ ابھی مجھے ہلاک کر دیں گی۔ میں نے ہر دو پاؤں جس جگہ جمے ہوئے تھے۔ قائم رکھے۔ اور سیدھا کھڑا رہا۔ اسی فکر میں تھا۔ کہ یک لخت میرے منہ سے درود شریف جاری ہو گیا۔ درود شریف کو دہنے ہاتھ پر پھونک کر ہاتھ پنڈلیوں پر پھیرتا جاتا ہوں اور بھڑیں مر گرتی چلی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ اس عمل سے میں نے دونوں پنڈلیوں کو صاف کر لیا۔ مری ہوئی بھڑوں کا مسجد میں ایک انبار لگ گیا۔ بھڑوں کی ہلاکت کے بعد میں ان دو شخصوں کے پاس جو میرے وضو کرنے والی جگہ کھڑے یہ ماجرا دیکھ رہے تھے آیا۔ نہ انہوں نے کچھ دریافت کیا۔ نہ میں نے اس واقعہ کی نسبت کچھ کہا۔ جب سیڑھیوں کی طرف آکر نیچے اترنے لگا۔ تو دونوں بزرگوں نے مجھے اترنے سے روک لیا۔ اور دہنی طرف کو کر لیا۔ اس طرف ایک صندوق پڑا ہوا دکھائی دیا۔ مجھے اس کا ڈھکنا اٹھانے کے لئے کہا گیا اس کا وزن دار کنڈا دیکھکر میں گھبرایا۔ مگر ہر دو صاحبان کے دوبارہ ارشاد فرمانے پر جب میں نے کنڈے کو ہاتھ لگایا۔ تو ڈھکنا خود بخود اوپر کو آگیا۔ صندوق کے اندر دو قبریں نظر آئیں۔ ایک قبر جو میرے دائیں تھی اس پر کتبہ لگا ہوا تھا۔ اور بائیں والی قبر سے قدرے اونچی مگر لمبائی دونوں کی برابر تھی میرے دریافت کرنے پر بتلایا گیا۔ کہ دائیں والی قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ اور بائیں حضرت مسیح موعودؑ کی۔ اس کے بعد بے ساختہ میرے منہ سے درود شریف جاری ہو گیا۔ آواز اس قدر بلند تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ تمام روئے زمین پر پہنچ رہی ہے۔

اس کے بعد ان بزرگوں نے مجھے صندوق بند کر دینے کا حکم دیا۔ صندوق بند کرنے کے بعد میں نیچے اترا۔ اور ریلوے مسافر خانہ کی طرف آیا۔ اس کے سامنے والی سڑک پر کھڑے ہو کر ان دونوں بزرگوں سے جو میرے ہمراہ آرہے تھے دریافت کیا کہ احمدیہ بلڈنگس لاہور کہاں ہے۔ انہوں نے شہر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ وہ سامنے ہے۔ جب میں نے اس جانب دیکھا تو بلڈنگ مذکور مجھے نظر نہ آئی۔ اور مجھے مزید پتہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر جب لوٹ کر دیکھا۔ تو دونوں بزرگ غائب تھے۔ میں اس حیرانی میں کھڑا ہو گیا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ آخر سمجھ آئی۔ کہ احمدیہ بلڈنگس میں میرا جانا۔ ان بزرگوں کو پسند نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے راہبری میں حصہ نہ لیا۔ بلکہ منہ موڑ کر مجھ سے الگ ہو گئے۔ اس طرح لاہوریوں کی شناخت اور ہلاکت کے تھوڑے ہی دن بعد نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی بذریعہ رویا شرح صدر ہو گیا اب میں بفضل خدا مع اپنے تمام خاندان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی غلامی میں لاہوری فتنہ سے پناہ لیتا ہوا داخل ہو گیا ہوں۔ تمام مبایعین اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے استدعا کرتا ہوں کہ میرے اور میرے خاندان کے لئے دعا کی جائے۔ کہ آئندہ بھی اللہ تعالےٰ ایسے فتنوں سے بچا کر صراط مستقیم پر قائم رکھے۔

خادم المسیح عمر خطاب احمدی سکنہ خوشحال ملتان

قبول اسلام

۱۷ دسمبر ۱۹۳۰ء مندرجہ ذیل آٹھ کس مذہبی سکھوں نے قادیان دار الامان میں میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا کرے۔

سابق نام	سکونت	اسلامی نام
(۱) بگا سنگھ	بھام ضلع گورداسپور	غلام محمد
(۲) سادھو ولد بگا سنگھ	"	بشیر محمد
(۳) کیلو ولد بگا سنگھ	"	خدا بخش
(۴) گھنو بنت بگا سنگھ	"	رحمت بی بی
(۵) بھانی زوجہ بگا سنگھ	"	نوراں
(۶) پرتا موں	بیلاں ضلع گورداسپور	بشیر محمد
(۷) بچنتی والدہ شاتوں	"	بھاگ بھری
(۸) گلابو والدہ سادھو	بھام	گلاب بی بی

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ایک بیوہ احمدی خاتون کا

احمدیت سے اخلاص

بنگہ ضلع جالندھر میں میرا ایک بھانجہ عرصہ چار سال ہوئے فوت ہو گیا تھا۔ جس کے تین لڑکے دو لڑکیاں باقی رہ گئیں اس کے تمام رشتہ دار اکثر غیر احمدی تھے۔ جو دینی معاملات کے علاوہ دنیوی معاملات میں بھی ان یتیم بچوں کو بے حد تنگ کرتے رہے ہمیں بہت فکر تھا۔ کہ کہیں اس گھر سے احمدیت نکل نہ جائے مگر خدا کے فضل سے ان یتیم بچوں کی والدہ نہایت نیک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی معتقد تھی۔ اس نے توکل بر خدا خود گھر میں دستکاری کا کام شروع کیا اور بچوں کو باہر سودا وغیرہ بیچنے کے لئے بھیج کر گذارہ کرتی رہی اس کی یہ بھی کوشش ہوتی تھی۔ کہ کسی طرح بھی غیر احمدی رشتہ داروں سے مدد کی طلبگار نہ ہو۔ بعض اوقات اگر کچھ تکلیف پیش آتی۔ تو احمدی بھائیوں کو بلا کر پیش کر دیتی۔ اور وہ اسے رفع کر دیتے۔ آخر کار اس کے غیر احمدی رشتہ داروں نے خاص کر اس کے ایک بھائی نے لڑکیوں کے رشتہ کے لئے بہت زور دیا۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ ہم تمہارے لڑکوں کا بھی خود بندوبست کریں گے۔ مگر اس نے نہایت استقلال سے یہ جواب دیا۔ کہ میرے لڑکوں کا رشتہ ہو یا نہ ہو میں اپنی لڑکیوں کا رشتہ غیر احمدی کے گھر نہیں کر سکتی۔ اس پر اس کے رشتہ دار اکٹھے ہوئے۔ بہت کچھ کہا سنا۔ مگر وہ یہی جواب دیتی رہی۔ آخر ۱۸ نومبر اس بیوہ نے اپنے بھائی اور لڑکیوں کے چچاؤں کو بلایا۔ کہ میں اپنی لڑکیوں کا رشتہ کرنے لگی ہوں۔ تم بھی شامل ہو۔ مگر انہوں نے کہا اگر تم احمدیوں کے ہاں رشتہ کرو گی۔ تو ہم شریک نہیں ہونگے۔ اور سخت ناراض ہونگے۔ اس نیک اور صالح عورت نے جواب دیا۔ میں تمہاری ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتی۔ مجھ سے خدا ناراض نہ ہو۔ تم شریک ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ اس نے میاں نصیر الدین صاحب سکنہ گندپور سیکرٹری انجمن احمدیہ اور میاں محمد حیات سوداگر چرم احمدی موگہ کے لڑکوں سے اپنی لڑکیوں کا رشتہ کر دیا۔ یہ واقعہ اس لئے لکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ مرد ہو کر رشتہ داری کے معاملات میں نہایت کمزوری کا اظہار کرتے اور اپنی لڑکیوں کا رشتہ غیر احمدیوں کو دیدیتے ہیں۔ مگر اس عورت نے باوجود بیوہ ہونے اور چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر عمل کرنا اور ہر قسم کی تکالیف اٹھانا آسان سمجھا۔ اس کے بڑے لڑکے نے بھی اپنی ماں کی پوری پوری اطاعت کی۔ اس خاتون کی ہمت اور استقلال دیکھکر ہم جملہ احمدی جو اس مجلس میں شریک تھے رشک کر رہے تھے۔

خاکسار عمر الدین پنشن یافتہ ڈیرہ دار از بنگہ

کارروائی جلسہ اوّل

پراونشل انجمن احمدیہ یوپی لکھنؤ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد عالی کے ماتحت ہمارے صوبہ کے مبلغ مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس و بخارا اور لکھنؤ کے پرجوش کارکن جناب صوفی احمد جان صاحب عرصہ سے کوشش میں تھے۔ کہ مثل اور صوبوں کے صوبہ یو۔پی میں بھی ایک "پراونشل انجمن احمدیہ" قائم ہوجائے۔ تاکہ جماعت ایک لڑی میں منسلک ہوکر زیادہ جوش اور اچھی تنظیم کے ساتھ کام کرے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں سے یہ کوششیں کامیاب ہوئیں۔ اور ۲۹ و ۳۰ نومبر ۱۹۳۰ء کو لکھنؤ میں پراونشل انجمن احمدیہ کا پہلا جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس جلسہ میں یو۔پی کی ہر جماعت کے نمائندے آئے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہر جماعت نے اپنے فرض کا احساس کیا ہے۔ ۲۸۔ نومبر ۱۹۳۰ء کی شام سے نمائندوں کی آمد شروع ہوگئی۔ اور ۲۹۔ نومبر ۱۹۳۰ء کو ۲ بجے دن تک ہر جگہ کے نمائندے جمع ہوگئے۔ جلسہ کی صدارت کے لئے مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال قادیان کا انتخاب ہوا تھا۔ مگر چونکہ موصوف کی گاڑی لیٹ تھی۔ اور آپ ساڑھے تین بجے تک تشریف نہ لا سکے تھے۔ اس لئے پہلا جلسہ زیر صدارت مولوی عبدالحی صاحب عارف مبلغ علاقہ ساندھن ضلع آگرہ ساڑھے تین بجے منعقد ہوا۔ قرآن خوانی کے بعد جوش شاہجہانپور کے حافظ عبدالجمیل صاحب خلف حاجی عبدالقدیر صاحب نے کی۔ مولوی عبدالحی صاحب کی صدارت میں کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ اور سب سے پہلے جناب منشی قاسم علی خانصاحب قادیانی نے نظم سُنا کر بھائیوں کو مسرور کیا۔ صوفی احمد جان صاحب نے بحیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی خطبہ سنایا۔ اور مولوی ظہور حسین صاحب نے اپنی افتتاحیہ تقریر سے حاضرین کو اُن کے فرض کا احساس کرایا۔

اس کے بعد مفصلہ ذیل چھ سب کمیٹیاں مقرر ہوئیں۔ اور اس قدر کارروائی کے بعد ۲۹ نومبر ۱۹۳۰ء کے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(۱) سب کمیٹی قواعد و ضوابط۔ (۲) سب کمیٹی تبلیغ و اشاعت (۳) سب کمیٹی مال (۴) سب کمیٹی تعلیم و تربیت۔ (۵) سب کمیٹی امور عامہ (۶) سب کمیٹی امور خارجہ۔ ان سب کمیٹیوں کے اجلاس شب کے وقت ۱۱ بجے تک ہوتے رہے۔

دوسرے دن کی کارروائی ۹ بجے صبح زیر صدارت مولوی عبدالمغنی صاحب شروع ہوئی۔ آج کی قرآن خوانی مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی نے فرمائی۔ اور نظم منشی اضیاج علی صاحب شاہجہانپوری نے سنائی۔ اس جلسہ میں سب کمیٹیوں کی منظور شدہ قراردادیں پیش ہوکر منظور ہوئیں۔ اور انتخاب عہدیداران عمل میں آیا۔ اور ۱۲ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

کھانا کھانے اور نماز ظہر و عصر پڑھنے کے بعد ½۲ بجے تیسرا اجلاس زیر صدارت مولوی عبدالمغنی صاحب شروع ہوا۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی نے قرآن خوانی کی۔ اور منشی محمد شفیع صاحب احمدی مودھا ضلع ہمیر پور اور منشی عبدالرحیم صاحب اٹاوہ ہوی نے اپنی اپنی نظمیں سنائیں۔ اس کے بعد جن سب کمیٹیوں کی رپورٹیں باقی رہ گئی تھیں۔ وُہ سنائی گئیں۔ اور منظور ہوئیں۔ اس قدر کارروائی کے بعد قریب ۵ بجے کے مولوی عبدالمغنی صاحب کی اختتامی تقریر اور دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

سب کمیٹیوں کی کارروائی اور منتخب شدہ عہدیداران کی فہرست بعد کو روانہ ہوگی۔ انشاء اللہ

جلسہ میں انتظام طعام کے منتظم مرزا حسام الدین احمد صاحب تھے ان کا نیز اُن کے اسسٹنٹ سید احمد رضا صاحب (غیر احمدی) کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ مولوی محمد طلحہ صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ نے اپنی کوٹھی مہمانوں کے قیام اور جلسہ گاہ کے لئے مرحمت فرمائی۔ آپ نے اور مولوی زبیر صاحب احمدی نے اپنے نوکروں کو دے کر منتظمین جلسہ کا ہاتھ بٹایا۔ ان سب حضرات کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ مولوی خیر الدین احمد صاحب پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ لکھنؤ ہماری تعریف اور شکریہ سے مستغنی ہیں۔ آپ نے اور آپ کے کارخانہ کے ملازمین نے جو کچھ کیا۔ خدا سے دعا ہے کہ آپ اس کا اجر عظیم پائیں۔ آمین۔ (رپورٹر از لکھنؤ)

کوٹ کپورہ میں مناظرہ

احمدیت کی فتح

۱۰۔ دسمبر ۱۹۳۰ء ڈیڑھ بجے سے تین گھنٹے مسلسل مابین مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب فرید کوٹی ختم نبوت پر مناظرہ ہوا جس میں مدعی مولوی عبدالرحمٰن صاحب اہل حدیث تھے۔ مگر انہوں نے اپنے دعوے کے اثبات کے لئے صرف ایک آیت خاتم النبیین اور ایک دو احادیث پیش کیں۔ اور اپنی کمزوری کا اس رنگ میں ثبوت دیا۔ کہ بیس منٹ مقررہ وقت میں سے بھی صرف دس پندرہ منٹ لیتے۔ اور باقی وقت چھوڑ دیتے۔ ہمارے احمدی مناظر مولوی محمد یار صاحب نے کمال وضاحت سے جواب دیا۔ اور بالخصوص آیت کے ایک ایک لفظ کو کھولکر لوگوں پر اس کی حقیقت آشکار کر دی

علاوہ ازیں مولوی صاحب نے اجرائے نبوت کے لئے قرآن کریم سے علی الترتیب بارہ آیات پیش کیں۔ اور کئی ایک احادیث اور اقوال بزرگان بھی پیش کئے۔ جن میں وضاحت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبی کا آنا مانا گیا ہے۔ ان تمام آیات میں سے کسی آیت اور کسی حدیث کا بھی مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے جواب نہ دیا۔ اور کسی دلیل پر کوئی جرح کرنے کی جرأت نہ کی۔ ہر بار صرف چار یا پانچ منٹ ادھر اُدھر کی باتوں میں گذار کر بیٹھ جاتے۔ بالآخر مناظرہ کے اختتام پر بڑی حسرت سے فرمانے لگے۔ افسوس کہ میرے گلے کو آج کچھ ہوگیا ہے۔ ورنہ میں لوگوں کو بہت کچھ سمجھاتا۔

اس روز کے مناظرہ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رات کے وقت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو ان کے ہم مذہبوں نے بہت بُرا بھلا کہا۔

دوسرے روز قریباً دس بجے مناظرہ وفات مسیح پر شروع ہوا جس میں مدعی احمدی جماعت تھی۔ مولوی محمد یار صاحب نے بیس منٹ نہایت برجستہ اور مدلل تقریر وفات عیسےٰ علیہ السلام پر کی۔ اور آیاتِ قرآنی و احادیث نبوی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع اور لغت عرب کو پیش کیا جس کے جواب میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب بجائے اس کے کہ کسی آیت اور دلیل کے جواب کی کوشش کرتے۔ ایک تفسیر سے کسی کا اعتقاد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات پر اور وان من اھل الکتاب الخ آیت کو پیش کیا۔ احمدی مناظر نے اس آیت کے بہت ہی لطیف پیرایہ میں تین جواب دئے۔

غیر احمدیوں نے جب دیکھا۔ کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب تو کسی بات کا جواب نہیں دے سکتے۔ تو وُہ ان کی تقریر میں ہی اٹھکر میدان مناظرہ سے علیحدہ جاکر بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے۔ ایسی ذلت عبدالرحمٰن ہی دیکھ سکتا ہے۔ ہم وہاں بیٹھ کر ذلیل ہونا نہیں چاہتے۔ اور باہر جاکر فوراً ایک اجتماع کر کے چندہ کرنا شروع کر دیا۔ کہ ہم اب کوئی بڑا مولوی منگوا کر احمدیوں سے مناظرہ کرائیں گے۔

یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے ایسی کھلی کھلی کامیابی عطا فرمائی۔ کہ ہمارے سامنے میدانِ مناظرہ میں ہی مخالفین نے اپنی ہر قسم کی کمزوری کا اقرار کیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے تبلیغ کی روکوں کو دُور فرما کر ہمارے لئے تبلیغ کے اور بھی بہتر انتظام فرمائے۔ اور ان لوگوں کو سمجھنے اور ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو دیدہ دانستہ ضد و تعصب سے کام لیتے ہیں۔

محمد حسین از فرید کوٹ

نظارت تعلیم و تربیت کا بہت ضروری اعلان

صیغہ تعلیم و تربیت کا کام اس قدر نازک اور اہم ہے۔ اس کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نظارت اپنے فرض کو کماحقہٗ انجام نہیں دے سکتی۔ جب تک تمام جماعتیں۔ اپنی اپنی جگہ اس کام کے لئے ایک خاص سیکرٹری مقرر کر کے نظارت کا ہاتھ نہ بٹائیں۔ اس غرض کے لئے بہت سے مقامات پر سیکرٹری مقرر بھی ہو چکے ہیں۔ اور وہ وقتاً فوقتاً رپورٹ کا مجوزہ نقشہ پر کر کے دفتر ہذا میں بھیجتے بھی رہتے ہیں۔ مگر ابھی تک ان کا کام ایسی طرز پر نہیں چل سکا۔ جس سے صیغہ ہذا کا کام بھی نمایاں ہو۔ اور صحیح لائنوں پر چلتا رہے۔ محکمہ تبلیغ میں علاوہ مقامی سیکرٹریان تبلیغ کے ایک تعداد مبلغوں کی موجود ہے۔ جو مختلف علاقوں کا دورہ کر کے اور مناظروں وغیرہ کے ذریعہ سے اپنے کام کو جاری رکھ سکتے ہیں اسی طرح محکمہ بیت المال اپنے سیکرٹریوں کے علاوہ اپنے ماتحت ایک تعداد محصلوں کی رکھتا ہے۔ اور بلحاظ اسکے کہ یہ کام زیادہ تر فراہمی روپیہ سے ہی تعلق رکھتا ہے اور کافی عرصہ سے مقررہ لائنوں پر چل رہا ہے۔ اس لئے نسبتاً اس کام کو سمجھنا اور جاری رکھنا آسان ہے۔ مگر تعلیم و تربیت کا کام اپنے اندر کوئی ایسی ظاہری معین شکل نہیں رکھتا۔ جسکی وجہ سے سیکرٹریان تعلیم و تربیت اپنے کام کو پوری طرح سرانجام دے سکیں۔ پس میں تجویز کرتا ہوں۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تمام سیکرٹریان تعلیم و تربیت ایک جگہ جمع ہو کر۔ اوّل تو تعارف باہمی پیدا کریں۔ کہ اس سے بہت کچھ آسانی پیدا ہونے کی توقع ہے۔ دوسرے اپنے لئے۔ ایک ایسا عملی اور تفصیلی لائحہ عمل نکالیں۔ جسکے مطابق کوشش کر کے وہ صیغہ ہذا کی اصل غرض کو صحیح طور پر پورا کر سکیں۔ میں ممنون ہونگا۔ اگر ۲۷ تاریخ کی شب بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں تشریف لے آئیں۔ جہاں سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر نہ ہوں۔ ان سے امید ہے۔ کہ وہ اپنا کوئی قائم مقام یا سیکرٹری تجویز کر کے اس جگہ پر بھیجدیں گے ؎

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ضرورت

جمعدار حیات محمد خان صاحب احمدی کیمل کور نمبر ۳۴ راولپنڈی کو دو مربعہ آباد کرنے کے لئے ایک احمدی کی ضرورت ہے جسے دو جوڑی بیل بھی تین سال تک بطور آزمائش دیئے جائینگے بیلوں کی قیمت مکمل ضمانت پر دی جائیگی۔ اور ایک فصل معاف کر دی جائیگی۔ خواہشمند ان سے براہ راست خط و کتابت کریں

(دفتر امور عامہ قادیان)

خلاصہ معائنہ جماعتہائے احمدیہ پنجاب

۱۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو جماعتہائے احمدیہ پنجاب کا دورہ شروع کیا گیا تھا۔ جو ۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء کو ختم ہوا۔ بوجہ بیمار ہو جانے۔ اور شدت کو فت کے ضلع سیالکوٹ کے آخری تین مقام نہیں دیکھے جا سکے تقریباً دو ماہ کے عرصہ میں ایک ہزار سات سو نواسی (۱۰۷۸۹) میل کا سفر طے کر کے پچاس جماعتوں کا معائنہ کیا گیا۔ اس سفر میں سے کافی حصہ موٹر اور گھوڑے اور تانگہ پر کیا گیا۔

جن جماعتوں کا معائنہ کیا گیا۔ ان میں سے بلحاظ تنظیمی روح کے ضلع ڈیرہ غازی خان کی مرکزی جماعت ایسی ہے۔ جسکے امیر اور کارکنوں کی ہمت اور جد و جہد سلسلہ عالیہ کے لئے قابل شکریہ اور فخر ہے۔ ڈیرہ غازی خان کی ہر جماعت بلکہ ہر احمدی فرد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے حکم کی تعمیل میں شوق اور اخلاص سے بھری ہوئی روح رکھتا ہے۔ اور اس کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ وہاں کے کارکن باوجود بوڑھے ہونے کے بہت باہمت ہیں۔ اس جماعت کے علاوہ اور بھی بہت سی جماعتیں ہیں۔ جو کم و بیش تنظیم کے ماتحت سلسلہ کی خدمت بجا لا رہی ہیں۔ اور ان میں ایسے مخلص اور سچا درد رکھنے والے نوجوان موجود ہیں۔ جن کی ہمت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ جلدی ہی اس معائنہ کے بعد وہ اپنی تنظیم کو کماحقہٗ مکمل کریں گے

ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر یہ جماعتیں ہیں۔ جڑانوالہ لائلپور۔ ملتان۔ کامل پور۔ جہلم۔ (چک نمبر ۹۹ سرگودہا) جھنگ مگھیانہ کھاریاں۔ کچھ جماعتیں ایسی ہیں۔ جو تنظیم میں ناقص پائی گئیں۔ لاہور کی جماعت بلحاظ تنظیم اور عمل کے صفر ہے۔ مگر اس کے پہلو میں دو جماعتیں ہیں۔ جن کا کام قابل شکریہ ہے۔ جماعت گنج اور شاہدرہ۔ راولپنڈی کی جماعت تنظیم میں نہ صرف ناقص ہے۔ اور تکمیل کی محتاج بلکہ ۷۰ کو ۳۰ دکھلانے والی ہے۔ اور اس کا مفہوم یہ جماعت خود بہتر سمجھتی ہے۔ جماعت سید والہ ضلع لائلپور اور جماعت بھیرہ و لالہ موسیٰ بھی قابل رحم حالت میں ہیں؎

تمام جماعتیں معائنہ کی رپورٹ کی نقل دفتر ناظر اعلیٰ سے حاصل کر سکتی ہیں۔

سب سے بڑھ کر خوشی جو مجھے اس دورہ کے اثناء میں ہوئی۔ اس کا موجب یہ تجربہ ہے۔ کہ تمام جماعتیں بلا استثناء خلافت کے ساتھ نہایت گہرے طور پر وابستہ ہیں۔ اور دشمن کے پروپیگنڈا کا ان میں ذرا بھر بھی اثر نہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس ضمن میں میں اس بات کا بھی اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ جو جماعتیں تنظیم میں ناقص پائی گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ تنظیم کے معنے مجلس مشاورت کے فیصلے اور نظارت کے مطالبات کی اصلی غرض و غائت اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے طریقوں سے ناواقف ہیں۔ آئندہ کے لئے ان کو پورے طور پر ہر ضروری بات سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اور امید واثق ہے۔ کہ آئندہ معائنہ تک یہ جماعتیں اپنی تنظیم کو انشاء اللہ تعالیٰ مکمل کر لیں گی۔ وباللہ التوفیق

باعتبار تنظیم نظارت بیت المال اوّل درجہ پر ہے۔ اور اس کے بعد نظارت دعوت و تبلیغ۔ نظارت تعلیم و تربیت کا کام صرف پانچ فیصدی ہے۔ حالانکہ اس نظارت کی ذمہ واری سب سے زیادہ ہے

خاکسار زین العابدین ولی اللہ شاہ

سکھر میں غیر احمدیوں کا مباحثہ سے فرار

مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ دسمبر غیر احمدیوں کا سکھر میں جلسہ ہوا۔ ناظم جلسہ نے مشہور کر رکھا تھا۔ کہ جلسہ کا مقصد قادیانیوں کی خبر لینا ہے۔ ہم نے ناظم جلسہ کو لکھا کہ اگر آپ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ ہمیں باقاعدہ اطلاع دیں۔ تا کہ ہم بھی اپنے مناظر وقت پر بلا لیں۔ اور پبلک کو احقاق حق کا موقعہ مل جائے غیر احمدی ناظم جلسہ نے تحریراً مناظرہ سے انکار کر دیا۔ لیکن ہم نے مورخہ ۱۵ دسمبر کو اپنا جلسہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ بحکم جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ مولوی محمد یار صاحب معہ مولوی محمد نذیر صاحب ۱۲ دسمبر سکھر تشریف لے آئے۔ غیر احمدیوں کے بھی چند ملا سکھر میں وارد ہو چکے تھے۔ دوران جلسہ میں مولوی عبداللہ صاحب اہلحدیث امرتسری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بیہودہ اعتراضات کئے۔ ناظم جلسہ غیر احمدیاں کو ہم نے دوبارہ کہا۔ کہ احقاق حق کے خواہشمند لوگ مناظرہ کا پر زور مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہر چند اپنے علماء کو آمادہ مباحثہ کرنا چاہا۔ لیکن زمین جنبد نہ جنبد گل محمد آخر کار ناظم جلسہ ہمیں اپنے ساتھ لیکر علماء کے پاس لے گئے۔ اور ان سے یوں ملتجی ہوئے۔ احمدیوں نے ہمیں تنگ کر رکھا ہے جا بجا تبلیغ کے جال پھیلا رہے ہیں۔ بہت لوگ انکے پھندے میں آ چکے ہیں۔ لوگ مناظرہ کے خواہشمند ہیں۔ اگر احمدیوں کے اسقدر اصرار کے باوجود آپنے مناظرہ نہ کیا۔ تو ہم لوگوں کو کسطرح منہ دکھلائینگے۔ ہماری ناک کٹ جائیگی ہمیں شرمسار نہ کریں۔ اور مباحثہ کے لئے تیار ہو جائیں۔

لیکن علماء نے ناظم جلسہ کی ہماری موجودگی میں ہی ناک کاٹ دی۔ ہم نے بھی علماء کو غیرت دلائی۔ لیکن کسی نے کہا میں صرف مدرس ہوں کسی نے کہا میں مقرر ہوں مناظر نہیں۔ ملا عبداللہ امرتسری اہلحدیث فرمانے لگے۔ میں مباحثہ تو ضرور کرتا مگر میری بھوپھی کو رلئے ونڈ میں میرا انتظار ہے۔ درپچ ہے احمدیوں کا مقابلہ خالہ جی کا گھر نہیں۔ غیر احمدی ناظم نے مجبور ہو کر کہا۔ کل کوئی متنازعہ عربات نہ کی جائینگی۔ اور مولوی محمد یار صاحب احمدی مولوی محمد نذیر صاحب احمدی اور مولوی عبداللطیف صاحب احمدی کو اپنے جلسہ میں متفق مسائل پر تقریر کرنیکا موقعہ دیں گے مگر صرف مولوی محمد یار صاحب کو فضیلت اسلام پر چند منٹ بولنے کا وقت دیا گیا۔ پبلک نے مولانا موصوف کی تقریر کو بے حد پسند کیا۔ اپنے علماء کی الٹی سیدھی باتوں کی مذمت کی جس پر عبداللہ امرتسری نے مشتعل ہو کر اپنی تقریر میں جہلا کو احمدیوں کے خلاف بھڑکا دیا۔ اور شیعوں کو اور چند جاہل اٹھا ؤ کر مشتعل ہو کر احمدیوں پر حملہ کروا دیا۔ پولیس سب انسپکٹر صاحب کی کوشش

سات بے بہا تحائف

سُرمہ نُور افزا رجسٹرڈ

یہ بے نظیر سرمہ قیمتی اجزا سے مرکب ہے۔ بینائی کو قائم اور آنکھوں کو مختلف عوارض سے محفوظ رکھنے میں یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھوں کے جملہ امراض۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ پھولا۔ خارش چشم آنکھوں سے پانی آنا۔ لیسدار رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سرخی۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرض کل امراض کا واحد علاج ہے۔ جو لوگ کثرت مطالعہ اور باریک بینی سے قوت بینائی کمزور کر بیٹھے ہوں۔ یا عینک کے عادی ہو کر قدرتی طاقت کو بیکار کر رہا ہو۔ انہیں اس سرمہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔ یہ سرمہ جملہ شکایات چشم دور کر کے آئندہ آنیوالے عوارض سے آنکھ کو محفوظ رکھتا ہے۔ جنکی نظر روز بروز کمزور ہوتی ہو۔ وہ اس سرمہ کے استعمال سے زائل شدہ طاقت کو بحال کر لیں۔ اس بے نظیر سرمہ کے استعمال کے بعد انشاء اللہ آپکو پھر کسی اور سرمہ کی تلاش نہ رہیگی۔ قیمت فی تولہ عہ

طاقت کی بے نظیر گولیاں "حب رحمانی" رجسٹرڈ

یہ گولیاں عجائبات طب سے ہیں۔ اور اپنے اندر بے انداز برقی اثر رکھتی ہیں۔ طالبان صحت و تندرستی کے لئے انکا استعمال از بس ضروری اور لابدی ہے۔ "حب رحمانی" کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ فولاد۔ موتی زعفران۔ عنبر اور شباب سے مرکب ہے۔ قوت کیسی ہی کمزور پڑ گئی ہو۔ پٹھے اپنے کام سے جواب دے چکے ہوں۔ اور آرام و راحت کا مقابلہ تلخ زندگی سے ہو۔ ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف "حب رحمانی" ہی ساتھ دیگی۔ حرارت غریزی کمزور ہو کر تمام بدن پر پژمردگی چھائی ہو۔ اور کمزوری دل نے نیم جان بنا دیا ہو۔ تو ایسی حالت میں بالخصوص "حب رحمانی" ہی مفید ہوگی۔ غرض تمام جسم اور خصوصاً اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر از سر نو تازگی پیدا کر دیگی۔ ان گولیوں کے فوائد عجیبہ اور اثرات غریبہ تحریر میں نہیں آسکتے۔ صرف اس قدر بس ہے۔ کہ یہ بے نظیر و نایاب تحفہ جسمانی مریضوں کے لئے آب حیات سے بڑھکر زندگی بخش ہے۔ قیمت حب رحمانی ایک ماہ چھ روپے (للعہ)

حبِ راحت

عورتوں کی بیماری

یہ بات درست ہے۔ کہ جب تک ایام ماہواری بے قاعدہ ہوں اولاد کا ہونا مشکل ہے۔ ہزاروں مستورات آئے دن اسی مشکل میں رہتی ہیں کہ حیض کے دنوں میں بے قاعدگی ایام سے کم یا زیادہ دنوں میں حیض آتا ہے۔ اور وہ بھی تھوڑا یا زیادہ آتا ہے۔ جی متلانا۔ تمام بدن میں تکلیف ہونا۔ سر چکرانا۔ پھوڑے پھنسی۔ خرابی خون۔ حمل کا نہ ٹھہرنا۔ ان تکالیف سے بچنے کیلئے ہماری تیار کردہ حب راحت استعمال کریں انشاءاللہ ایام ماہواری کی تکلیف سے نجات ہوگی۔ قیمت دوائی حب راحت ایک ماہ دو روپیہ ؏

حبّ مقوّی اعصاب

فولادی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد کمر۔ تمام بدن کا درد۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے اور دماغ کے لئے خاص علاج ہیں۔

قیمت پچیس گولیاں ایک روپیہ

تریاق زعفرانی

تریاق زعفرانی خدا کے فضل سے امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ اعضائے رئیسہ خواہ کیسے ہی کمزور ہوں۔ نسیان ہو۔ معدہ کمزور ہو۔ دل دھڑکتا ہو۔ کمزوری جگر کی وجہ سے بدن میں خون کم ہو۔ رنگ زرد ہو۔ سر چکراتا ہو۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہو۔ طاقت کمزور پڑ گئی ہو۔ وغیرہ۔ غرض امراض مندرجہ بالا نے زندگی دو بھر کر دی ہو اور نشاط کو بے لطف کر دیا ہو۔ تو تریاق زعفرانی کا استعمال انشاء اللہ تعالیٰ نہایت مفید اور آرام پہنچانے کا موجب ہوگا۔

قیمت فی ڈبیہ (عہ)

خدا کی نعمت "نرینہ اولاد"

سنہ ۱۹۱۰ء میں خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین صاحب نے میری شادی کرائی بعد ازیں میرے گھر یکے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ مولوی صاحب تمام مخلوق کیلئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ بھی مہربانی فرماتے کیونکہ سنہ ۱۹۰۹ء سے میں نے آپ کے پاس رہنا شروع کیا تھا۔ آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے۔ ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا میاں بچے تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بیماری ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں یہ عجیب علاج ہے۔ میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر میری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپ کی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اسکے استعمال کے بعد خدا کے فضل سے تین لڑکے پیدا ہوئے۔ میں نے اپنے کئی دوستوں کو یہ دوائی کھلائی۔ ان کے ہاں بھی اللہ تعالیٰ نے نرینہ اولاد عطا فرمائی۔ جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی خواہش ہو۔ یہ دوائی منگا کر استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ ہوگی۔ قیمت چھ روپے ۸ (للعہ)

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اسکو عوام اٹھرا۔ اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں۔ اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ توانا۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک۔ اور دل کی راحت ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے عہ

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ اکٹھی منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

پتہ:- عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان دارالامان پنجاب

وصیتیں

نمبر ۳۳۰۸ :- میں مسماۃ فاطمہ بیگم زوجہ چودھری محمد شریف صاحب قوم جٹ عمر تقریباً ۲۵۔ سال ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶۔ نومبر ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ ۵۰۰۰۔ زیورات کپڑے وغیرہ مالیتی تقریباً ۱۵۰۰۔ روپے۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی۔ ۲۶۔ نومبر ۱۹۳۰ء۔ العبد فاطمہ بیگم بقلم خود ۲۶/۱۱ ۔ گواہ شد محمد شریف وکیل منٹگمری خاوند موصیہ گواہ شد محمد سعید دارالرحمت منٹگمری ::

نمبر ۳۲۷۹ :- میں محمد سالم اکبر ولد مولوی رحیم الدین حسین قوم شیخ پیشہ زمینداری تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء موضع مرگھوئی ڈاکخانہ شہر مانسرلئے ضلع دربھنگہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳۔ ستمبر ۱۹۳۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کچھ جائداد بھی ہے جس کی قیمت مبلغ دس ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۱۳۰۔ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اُس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط میں ۱/۱۰ حصہ اپنی ماہوار آمد کا اپریل ۱۹۳۰ء سے ادا کر رہا ہوں۔ تاریخ ۱۳۔ ستمبر ۱۹۳۰ء۔ العبد محمد سالم اکبر۔ گواہ شد ابو طاہر محمود احمد امیر جماعت کلکتہ۔ گواہ شد ابوالفتح محمد عبد القادر موضع پورینی۔ ضلع بھاگلپور۔ حال کلکتہ ::

نمبر ۳۲۸۱ :- میں مسماۃ امیر بیگم زوجہ محمد فخر الدین صاحب ملتانی قوم مغل عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷۔ اگست ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی ::
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور مالیتی دو صد چالیس روپیہ حق مہر پانصد روپیہ بذمہ شوہرم فخر الدین ملتانی ۔ العبد امیر بیگم گواہ شد محمد فخر الدین احمدی ملتانی۔ گواہ شد غلام حسین متعلم مولوی فاضل کلاس قادیان ::

نمبر ۳۲۸۸ - میں صوفی عبد الغفور بھیروی ولد صوفی غلام رسول صاحب پراچہ پبلسٹی آفیسر بہاولپور۔ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۲۰۔ جولائی ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد دو سو روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۴ (چہارم) حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ آئندہ پیدا شدہ جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا یعنی اس حصہ جائداد کی وصیت ادا شدہ متصور ہوگی ::
العبد صوفی عبد الغفور پبلسٹی آفیسر بہاولپور۔ گواہ شد مہر علی احمدی سب اسسٹنٹ سرجن بہاولپور۔ گواہ شد علی محمد کلرک ملٹری اکونٹس مزنگ لاہور ::

نمبر ۳۲۸۴ :- میں مسماۃ اقبال بیگم زوجہ محمد اکبر خاں صاحب قادیان۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸۔ اگست ۱۹۳۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت زیورات طلائی مالیتی قریباً اڑھائی صد روپیہ کے ہیں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا مہر الفا ۱۰۰۰ روپے ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ العبد اقبال بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد اکبر خاوند موصیہ دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر ملتان۔ گواہ شد علی گوہر احمدی منشی ڈویژن جٹ والہ محکمہ نہر ملتان ::

نمبر ۲۹۸۳ :- میں عبد العزیز ولد عدل دین ترکھان امرتسر خاص۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد قریباً تیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۶۔ دسمبر ۱۹۲۸ء۔ العبد عبد العزیز حال وارد قادیان گواہ شد محمد ابراہیم سکرٹری وصایا ننکانہ صاحب حال وارد قادیان گواہ شد محمد شفیع مستری کوٹھہ جیل سنگھ امرتسر حال وارد قادیان ::

نمبر ۳۳۰۳ :- میں حکیم مہربان علی ولد محمد عبد اللہ عرف عید و قوم صدیقی احمدی ساڈھورہ ڈاکخانہ خاص تحصیل نرائن گڑھ ضلع انبالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں۔ میں اپنے لڑکوں ڈاکٹر محمد شفیع و ڈاکٹر محمد احسان کے ہاں رہتا ہوں۔ اور وہی میرے اخراجات برداشت کرتے ہیں۔ میری موجودہ جائداد بصورت روپیہ دو سو پچاس ہے۔ میں اس جائداد موجودہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حکیم مہربان علی ولد عید و صدیقی احمدی۔ گواہ شد محمد عبد العزیز صاحب احمدی محصل حلقہ لائل پور۔ گواہ شد محمد شفیع وٹرنری اسسٹنٹ جڑانوالہ ولد حکیم مہربان علی صاحب ۲۹۔ اکتوبر ۳۰ء

نمبر ۳۳۰۴ :- میں مسماۃ نور النسا زوجہ حکیم مہربان علی صاحب ساکن ساڈھورہ تحصیل نرائن گڑھ ضلع انبالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹۔ اکتوبر ۳۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ صرف زیورات حسب ذیل ڈنڈیاں طلائی ۱۲۔ عدد۔ بالے طلائی ۲۔ عدد وزنی سات تولے۔ لونگ طلائی وزنی ۲۔ ماشہ۔ انام طلائی وزنی دو تولے۔ چوڑیاں نقرہ ۸ عدد۔ کڑے نقرہ ۲۔ عدد۔ ہر دو وزنی پندرہ تولے۔ توڑے چاندی دو عدد وزنی ۲۰۔ تولے۔ جملہ سونا قیمتی دو صد دو روپیہ ۲۰۲۔ چاندی قیمتی ۲۲۔ روپے۔ میزان کل ۲۲۴ روپے میری جائداد ہے۔ اس موجودہ جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری مزید جائداد یا آمد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد نور النسا اہلیہ حکیم مہربان علی صاحب۔ گواہ شد محمد شفیع وٹرنری اسسٹنٹ جڑانوالہ پسر موصیہ گواہ شد محمد عبد العزیز احمدی محصل حلقہ لائل پور ::

نمبر ۳۰۵۰ :- میں احمد علی ولد محمد بخش ککے زئی ساکن بازید چک تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۲۹ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) اس عاجز کے فوت ہونے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر یہ عاجز اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کردے اور رسید حاصل کرلے تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی قریباً ۶ کنال واقعہ موضع بازید چک تحصیل و ضلع گورداسپور میں ہے۔ اور ایک مکان کچی ہے۔ العبد احمد علی نمبر دار بازید چک حال وارد قادیان گواہ شد شیر محمد تاجر۔ گواہ شد محمد حیات خاں ولد فتح اللہ خاں ساکن ملتان حال وارد قادیان

قادیان کے نایاب نسخے

مصری جیبی حمائل چار انچ چوڑی اور ۵ ۱/۲ انچ لمبی کاغذ ولایتی جس کو بچہ اور بوڑھا بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ اور جس کے ساتھ آیتوں کے نمبر بھی دیئے گئے ہیں۔ بہت عمدہ و خوشخط۔ یہاں قادیان میں بہتوں نے پسند کیا ہے۔ قیمت سنہری جلد کی عـہ ر اور فلیکس ایبل جلد یعنی ولایتی چمڑے کی نرم جلد عـہ ر ؛

رُوسی جیبی حمائل تین انچ چوڑی اور چار انچ لمبی۔ نہایت خوبصورت دیدہ زیب۔ جو کہ چھوٹی سے چھوٹی جیب میں بھی بخوبی آسکتی ہے۔ جو کہ حجم ڈکشنری کے برابر موٹی ہے۔ سنہری جلد کی قیمت ۱۳ر اور ولایتی چمڑے کی نہایت نرم جلد قیمت عـہ ر ؛

لاہوری جیبی حمائل جو کہ ملک دین محمد صاحب تاجر کتب لاہور نے اپنے مشہور و معروف مطبع دین محمدی میں نہایت اہتمام اور صفائی کے ساتھ عمدہ ولایتی کاغذ پر اعلےٰ چھپائی سے تیار کی ہے۔ اور ایسے کھلے کھلے الفاظ والی ہے۔ جس سے بچہ اور بوڑھا ہر ایک یکساں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور نہایت صحیح ہے۔ اور یہی وہ حمائل ہے۔ کہ جو ڈیڑھ روپیہ کو فروخت ہوتی رہی ہے۔ اب اس کی قیمت صرف ۹ر

قبولیت دعا کے چھیاسی طریق۔ اصلی قیمت ۱۰ر رعایتی ۸ر

کسر صلیب نمبر ۱ تا ۴ جناب میر محمد اسحاق صاحب کا مضمون ہے پہلے حصہ میں ابطال الوہیت مسیح ثابت کیا گیا ہے ۱۲۱ ایسے لاجواب سوال کئے ہیں۔ جن کا عیسائیوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اور اس کتاب سے احمدیہ سلسلہ کے اُن مبلغین نے جو غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور تیسرا چوتھا حصہ بھی ان کی زیر نگرانی لکھوا کر ناظر صاحب تالیف و اشاعت قادیان کے حکم سے چھپا ہے۔ قیمت ہر چہار حصہ ۸ر رعایتی ۴ر ؛

محقق یہ وہ زبردست کتاب ہے۔ کہ جو وفات عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق ڈاکٹر شفیع احمد صاحب نے نہایت محنت شاقہ اور عرق ریزی سے ۱۳۴۱ گھنٹوں میں ۱۳۴۱ معتبر شہادتوں سے مکمل کیا ہے۔ اور جس کا تاریخی نام بحساب ابجد ۱۳۴۱ ہوتا ہے اور اس میں ایسے دلائل و براہین دیئے ہیں۔ کہ جن کے جواب دینے سے مخالف عاجز رہ گئے ہیں۔ اور ان کی زبانیں گنگ ہو گئی ہیں اور ان پر سکتہ کا عالم طاری و ساری ہو گیا ہے۔ اور ان کے دانت ٹوٹ گئے ہیں۔ اور ان کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا ہے۔ اور ایسے رنگ فق ہو گئے ہیں۔ کہ اگر کاٹو تو ان میں لہو ہی نہیں

پس ایسی ضروری اور لابدی کتاب کی خریداری نہ کرنا گویا اپنے آپ کو بہت بڑی عظیم الشان نعمت غیر مترقبہ سے محروم رکھنا ہے۔ کیونکہ ایسی عمدہ اور پُر از معلومات کتاب شائد ہی کسی نے لکھی ہو۔ یہ ڈاکٹر صاحب کا ہی حصہ ہے۔ لوگ تو کہتے ہیں۔ کہ دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ نہیں نہیں جناب ڈاکٹر صاحب نے سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ بلحاظ حجم کے چھوٹی ہے۔ اور مضمون اور معنوں کے لحاظ سے موٹی ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ یہ کتاب سوائے میرے اور کسی سے نہیں ملیگی۔ حتےٰ کہ مصنف کے پاس بھی نہیں ہے۔ اور وہ بھی صرف چند کاپیاں رہ گئی ہیں۔ پھر ایسی نایاب کتاب کا ملنا مشکل ہے۔ بلکہ از قسم محال ہے۔ قیمت منجملہ اتنی خوبیوں کے صرف عـہ ر ؛

سُرمہ چشم آریہ جس میں آریوں کے موٹے موٹے اعتراضوں کا دندان شکن جواب ہے۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر ؛

دُرِّ ثمین اردو مکمل جس کی لکھائی نہایت ہی اعلےٰ۔ کاغذ عمدہ۔ چھپائی کریمی مطبع کی جو لاہور میں اعلےٰ درجہ کا چھاپہ خانہ ہے صحت کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ جیبی سائز۔ سرورق آرٹ پیپر پر رنگین چھپوایا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے حضرت مسیح موعود کا فوٹو بھی لگایا گیا ہے۔ اور اس پر لطف یہ کہ قیمت نہایت ہی قلیل یعنی ۴ر۔ جو کہ قریباً اصل لاگت کے قریب ہے۔ رعایتی جلسہ سالانہ پر ۳ر ؛

عبرت یہ ایک نہایت ہی اعلےٰ اور عمدہ مشہور و معروف مذہبی ناول ہے۔ جو کہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے عورتوں کے لئے لکھا۔ جس میں کمال عمدگی کے ساتھ تبلیغ اسلام کی گئی ہے۔ اور یہ بھی واضح کیا گیا ہے۔ کہ کس طرح عیسائی عورتیں سبز باغ دکھا کر دام تزویر میں بھولی بھالی عورتوں کو پھنسا کرلے جاتی ہیں۔ اور پھر ان سے بچنے کے ذرائع بتلائے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر ؛

فلاسفر صاحب کے لطیفے حصہ اول و دوم ان میں بابا الہ دین المعروف فلاسفر صاحب کے نہایت دلچسپ لطیفے درج ہیں۔ جو کہ علاوہ زیادتی معلومات نادرہ کے تبلیغ کا کام بھی دیتے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۲ر حصہ دوم جس میں فلاسفر صاحب کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ ۲ر ایک روپیہ کی آٹھ ؛

حضرت مسیح موعود کی صداقت پر بارہ نشان مصنفہ حضرت مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ ملک شام جس میں ان بارہ پیشگوئیوں کے اعتراضوں کے جواب دیئے گئے ہیں۔ جو کہ آئے دن مخالفین سلسلہ کرتے رہتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ مخالفین کو ان کی اپنی تحریروں سے جھوٹا ثابت کیا گیا ہے۔ مثلاً مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی۔ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ۔ عمر حضرت اقدس پیشگوئی عبداللہ آتھم۔ وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۲ر ؛

اسلامی اصول کی فلاسفی یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ عظیم الشان لیکچر ہے۔ جو مہاتسو کے نام سے موسوم ہوا ہے۔ اور جس میں ہر مذہب کے اور تمام فرقوں کے علماء نے اکٹھے ہو کر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی تھیں اور اس میں حضرت اقدس کا یہ مضمون پڑھا گیا تھا۔ اور جو تمام مذاہب کے مضمونوں سے بالا رہا۔ جیسا کہ آپ کا الہام تھا۔ کہ ہمارا مضمون بالا رہیگا۔ اور اس میں مندرجہ ذیل دس خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

(۱) لکھائی نہایت خوشخط اور واضح ہے۔ (۲) صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ حتےٰ کہ اس کے لئے قریباً ایک ماہ لاہور ٹھیرنا پڑا۔ (۳) چھپائی بھی عمدہ ہے۔ (۴) سرورق رنگین اور آرٹ پیپر پر ہے۔ لکھائی ایسی موٹی اور چھدری ہے۔ کہ بچہ بھی پڑھ سکتا ہے۔ (۵) صفحات بجائے ۱۵۰ کے ۲۰۰ کر دیئے گئے ہیں۔ (۶) حضرت خلیفہ اول کی اسی جلسہ کی دو تقریریں بھی اس میں شامل ہیں (۷) پھر اس کے ساتھ حضرت اقدس کی تمام کتب کی فہرست بھی درج کر دی گئی ہے۔ (۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو بھی دیدیا گیا ہے (۹) اور سب سے بڑھکر یہ خوبی ہے۔ کہ حضرت اقدس نے وہ دلائل معقول اور منقول دیئے ہیں۔ کہ جب یہ کتاب جلسہ گاہ میں پڑھی جا رہی تھی تو تنگی وقت کی وجہ سے مضمون ختم نہ ہو سکا تھا۔ یہی وہ مضمون ہے کہ جس کی خوبی کو مدنظر رکھتے ہوئے سامعین نے بضد ہو کر ایک دن بڑھا دیا تھا۔ (۱۰) یہی وہ کتاب ہے۔ کہ جو غیر احمدی طبقہ میں بھی مقبول ہو چکی ہے۔ الغرض اس میں دس خوبیاں شامل کر دی گئی ہیں۔ جو کسی اور فلاسفی میں شامل نہیں ہیں۔ باوجود ان تمام اوصاف کے قیمت اصلی ۹ر اور رعایتی ۵ر۔ ایک روپیہ کی چار کاپیاں ؛

ترجمہ انگریزی ۱ مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب چالیس ہزار کی تعداد میں چھپکر شایع ہو چکا ہے۔ قیمت صرف ۴ر ؛

قرآن مجید لاہوری موٹے موٹے حرفوں والا۔ جس کے چمڑے کی جلد کی قیمت عـہ ر کپڑے کی جلد والا قیمت عـہ ر ؛

کتب برائے مستورات

انجمن حمایت اسلام کی پہلی	۴ر	تعلیم نسواں کی دوسری	۳ر
، دوسری	۶ر	، ، تیسری	۴ر
، تیسری	۵ر	زنانہ خط و کتابت	۳ر و ۵ر
، چوتھی	۶ر	اسلام کی پہلی	۲ر
تعلیم نسواں کی پہلی	۴ر	، ، دوسری	۲ر
		، ، تیسری	۳

انکے علاوہ مولوی دلپذیر اور ڈاکٹر منظور احمد صاحب و دیگر مشہور پنجابی شعراء کا کلام مشہور خاص و عام بھی مجھ سے مل سکتا ہے اور یسرنا القرآن کی طرز کتابت کے قرآن مجید اور قاعدے اور سپارے مختلف قسم کی ڈائریاں اور نوٹ بکیں۔ اور بہت سی قسم کے قطعات لاہوری و قادیانی اور جرائیں اور سرکاری کتابیں و دیگر سامان سکول بھی مل سکتا ہے ؛

ملنے کا پتہ

محمد عنایت اللہ تاجر کتب و مینیجر نصیر بک ایجنسی قادیان

نہایت ضروری اعلان

میں اپنا مکان جو مقبرہ بہشتی کی روڈ پر واقع ہے۔ جسکا رقبہ ۱۳ مرلہ ہے۔ اور مکان خام ہے۔ فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ خوبی اسمیں یہ ہے کہ مسجد مبارک کے قریب متصل مکان مرزا محمد اشرف صاحب محاسب انجمن احمدیہ ہے۔ خط وکتابت نیچے کے پتہ پر ہو۔

فقیر محمد معرفت مینیجر الفضل قادیان

ضرورتمند احباب توجہ فرمائیں

ایہاب الاحباب۔ اسلام علیکم ورحمۃ و برکاتہ! میں عرصہ ۱۰ سال سے قادیان دارالامان میں ہجرت کر کے آیا ہوں اور خدا کے فضل سے یہاں ایک مکان بھی چار پانچ ہزار کا بنایا ہوا ہے۔ کام زرگری کا کرتا ہوں۔ اور خدا کے فضل سے اپنے کام کا پورا ماہر ہوں۔ پنجابی زیور زمینداروں کے مثلاً بھویں چوک۔ امام بمکہ۔ نتھ لونگ۔ بندے۔ چونکیں۔ ڈنڈیاں۔ ہر قسم کی چوڑیاں بند۔ پری بند۔ کڑے۔ گوگوڑو وغیرہ۔ انگریزی زیور۔ ہار۔ گلوبند۔ نکلس ٹبن۔ کلپ بیچے چوڑیاں۔ انگوٹھیاں۔ ہر قسم کے فیلسی کانٹے و بندے انگریزی و دیسی نئے نمونے کے بنا سکتا ہوں۔ مگر بوجہ قادیان کے اکثر طبقہ غرباء کے کچھ کم کام ملتا ہے اس لئے بعض دوستوں کے مشورہ سے کہ تم اپنے کام کے متعلق باہر کی جماعتوں میں اعلان کرو۔ تاکہ تمہارا کام چل پڑے سو میں اس اعلان کے ذریعہ امید کرتا ہوں۔ کہ ضرورتمند احباب توجہ فرمائیں گے۔ کام خدا کے فضل سے خالص عمدہ مضبوط خوبصورت اور انشاء اللہ وعدہ پر تیار کر کے دیا جائیگا۔ مزدوری بھی واجبی لی جائے گی۔ آزمائش شرط ہے۔ چونکہ عام زرگروں کا اعتبار اٹھ گیا ہے۔ اسلئے آپ اپنے اعتبار کیخاطر بھی کوئی معتبر ذرائع اختیار کر سکتے ہیں۔ کو لیں نمونہ کے طور پر کچھ چھوٹے چھوٹے کانٹے و انگوٹھیاں تیار ہیں۔ (نوٹ) ہر آرڈر کے ہمراہ زیور کا نقشہ یا اس کی وضع قطع تحریر کی جائے۔ اور کم از کم چوتھائی قیمت پیشگی ارسال کی جائے باقی کا وی۔ پی کیا جائے گا۔ اگر تحریر کے خلاف نکلے۔ تو بغیر کسی نقصان کے واپس کیا جائیگا ۔

لعل دین احمدی زرگر قادیان پنجاب

رشتہ کی ضرورت

ایک احمدی لڑکی کے لئے جسکی عمر ۱۵ سال ہے۔ تندرست مڈل پاس ہے۔ عربی۔ فارسی انگریزی اور کتب حضرت مسیح موعود پڑھتی ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا کنوارا اور تندرست احمدی مبائع تعلیم یافتہ برسر روزگار یا کاروباری ہو۔ ذات کا پٹھان نہ ہو۔ خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ سے خط وکتابت کریں ۔

پتہ:- محمد بشیر الدین قانونگو تحصیل مودھا ضلع ہمیرپور ڈاکخانہ رگول۔ یوپی

مُفت

سنہ ۱۹۳۱ کی نہایت شاندار باتصویر تاج جنتری ایک پوسٹکارڈ لکھ کر مفت منگوائیں۔

مینیجر تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

نئی ایجاد — عورت کی خوبصورتی کا زیور — نئی ایجاد

لمبے بال
ZORA BEAUTY.

آج مشرق و مغرب کی جو خواتین (جو بصورتی کو اپنا زیور سمجھتی ہیں) اس نئی ایجاد کیلئے بیقرار ہیں جس کے استعمال سے ان کی خوبصورتی تک زیور بالوں کو نہایت دلفریب طور پر دو دو فٹ دراز کر کے انکی دلی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ بیشک استعمال کرنے سے پیشتر بالوں کی لمبائی ناپ کر فرق معلوم کریں۔ غلط ثابت ہونے پر واپسی قیمت کی شرط۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک ۶؍ علاوہ ۔

ملنے کا پتہ:- رت اینڈ کو سوتر منڈی لاہور

پتہ یاد رکھئے؟

ڈاکٹر محمد حسین احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایس ڈاکخانہ بیری اکبرپور کانپور اسلئے کہ بیماریوں کا علاج ہومیوپیتھک دوائیوں سے بذریعہ خط وکتابت کیا جاتا ہے۔ دوائیں زود اثر خوش ذائقہ اور کم قیمت ہیں۔ پورا حال تحریر فرمائیے۔ قیمت دوا معہ محصولڈاک بذریعہ وی پی۔ وصول کی جائیگی ۔ ہومیوپیتھک سیکھنے کے متعلق بھی احباب جوابی کارڈ بھیجکر دریافت کر سکتے ہیں

نایاب تحفہ

جیلانی منجن مجرب عالیجناب خانصاحب حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب شمس الاطباء :- ناظرین ہم نے یہ منجن پبلک کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور اس نامراد بیماری پائیوریا جو کہ انسان کو بہت سی متعدی بیماریوں کا شکار بنا دیتی ہے۔ اسکو دور کرنے کے لئے ہم نے بڑی جانفشانی اور محنت سے جیلانی منجن تیار کیا ہے۔ دانتوں میں خواہ کتنا ہی درد کیوں نہ ہو۔ اسکے ایک دفعہ ملنے سے درد کو تسکین ہو جاتی ہے۔ اور ہمیشہ درد دور ہو جاتا ہے۔ اور خصوصاً دانتوں سے خون آنا۔ اور مسوڑوں سے پیپ آنا۔ اور ناسور ہو جانا۔ اور منہ سے بدبو آنیکا یقینی اور شرطیہ علاج ہے۔ اگر آپ اس مہلک مرض پائیوریا سے نجات پانا چاہتے ہیں۔ تو جیلانی منجن استعمال کریں جو شخص یہ ثابت کر دے کہ جیلانی منجن پائیوریا کیلئے مجرب نہیں ہے۔ اسکو مبلغ پچیس روپیہ نقد انعام۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ استعمال سے حق اور باطل عیاں ہو جائیگا۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک :- نوٹ یک مشت پانچ ڈبیہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ ایجنٹوں سے خاص رعائت۔ ملنے کا پتہ:- شفاخانہ جیلانی گمٹی بازار لاہور

نیز اس دواخانہ سے یونانی ڈاکٹری پیٹنٹ ادویات مقابلتاً ارزاں قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں ۔

موقعہ کی زمین

میری زمین جو محلہ دارالرحمت میں ہے۔ اس کی بنیادیں بھری ہوئی ہیں۔ میں انکو فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا رقبہ پندرہ مرلہ ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ وہ اس پتہ سے دریافت کریں ۔

محمد اسحٰق کشمیری احمدی تیجہ کلاں ضلع گورداسپور

ایک احمدی نوجوان حجام

کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ آدمی نیک اپنے کام میں خوب ماہر اور دو اڑھائی روپے روز کا کارکن ہے۔ عمر قریباً بیس سال باشندہ ضلع گوجرات کا ہے۔ ضرورتمند احباب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں ۔

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

ضرورت رشتہ

ایک ... احمدی عمر قریباً ۱۸ سال برسر روزگار کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ پنجاب کے ضرورتمند احباب ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں ... معرفت الفضل ...

چوہوں کی غیر معمولی کثرت

چوہے بہت بڑی تعداد میں مکانوں اور کھیتوں میں پائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے ان کی آبادی میں اضافہ کی کچھ وجہ تو یہ ہو۔ کہ گذشتہ چند سال سے طاعونی وبا نمودار نہیں ہوئی۔ اور کچھ یہ کہ صوبہ میں سامان خوراک کثرت سے موجود ہے۔ پھر چوہا ایسا جانور ہے۔ کہ اس کی نسل بہت سرعت کے ساتھ بڑھتی ہے۔ چوہوں کا ایک جوڑا جس کی افزائش نسل میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ ڈالی جائے۔ دو سال کے اندر ۴۴۹۲ بچے پیدا کرتا ہے۔ اگر انہیں موجودہ رفتار کے ساتھ اپنی تعداد میں اضافہ کرنے کا موقع حاصل رہا۔ تو وہ غالباً آئندہ فصل کو بہت نقصان پہونچائیں گے۔ اور شائد کوئی بیماری بھی ان کی وجہ سے نمودار ہو جائے۔ زمینداروں کو چاہیئے۔ بلا توقف چوہوں کے استیصال کے لئے جماعتیں مرتب کریں۔ موجودہ موسم نہایت موزوں ہے۔ کھیتوں میں چوہوں کے اتلاف کے لئے سٹرکنین، ہائیڈرو کلورائڈ استعمال کیا جاتا ہے، یا کیلسیم سنائڈ کی دھونی دی جاتی ہے۔ مزید تفاصیل کے لئے صاحب انٹومولوجسٹ گورنمنٹ پنجاب لائل پور سے خط و کتابت کرنی چاہیئے

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

کیا آپ کو بہترین مبلّغ کی ضرورت ہے

جناب مولوی محمد امیر صاحب امام مسجد میراں پور ضلع شیخوپورہ سے لکھتے ہیں۔ کہ "آپ سے متعدد بار ادویہ منگوا کر استعمال کی گئیں۔ ہر ایک دوا کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ اور آپکی ادویہ بہترین مبلّغ کا کام دے رہی ہیں۔ کیونکہ جو لوگ قادیان کے نام سے چڑتے تھے۔ اب وُہ بھی آپکے سرمہ کو استعمال کر کے قادیان کو دارالامان کہہ رہے ہیں۔ آپ سے سات شیشیاں منگوائیں۔ ان میں سے ایک بھی لوگوں نے میرے پاس نہ رہنے دی"

یہی صاحب اپنے دوسرے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ "میرے والد صاحب کے ایک پُرانے دوست مدت کے بعد مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ تو اُن کی آنکھیں بالکل اندھی ہو چکی تھیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوا۔ کہ عرصہ دو سال کا ہوا انہیں سانپ نے کاٹا تھا۔ اور اس وقت سے ان کی آنکھیں بالکل بند ہو گئی تھیں۔ بہت علاج معالجے کئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ میں نے ان کو صرف دو ہی سلائیاں آپ کے موتی سرمہ کی استعمال کرائیں۔ تو اللہ کے فضل سے ان کی اندھی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ اب وُہ بفضلِ خدا پہلے کی طرح ہی بے تکلف اپنی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ حالانکہ چلنے سے بھی عاجز ہو گئے تھے۔ اب آپ کو اور مجھے ہر وقت نیک دعائیں دیتے ہیں خداوندکریم آپ کے سرمہ میں یہ برکت ہمیشہ جاری رکھے۔ آپ براہ کرم میری اس تحریر کو ضرور شائع فرمائیں تاکہ دُوسرے لوگ بھی اس نعمتِ غیر مترقبہ سے فائدہ اٹھائیں"

اور ایسے ہی جناب منشی غلام محمد صاحب للیانی تحصیل بھلوال ضلع شاہ پور نور اینڈ سنز کی ساختہ ادویہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ "بندہ کا یہ بھی ایک تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ عام طور پر لوگوں نے اور مشتہرین نے ادویہ منگوائیں۔ لیکن کسی کو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آپکے کارخانہ کی دوائی جس کو بھی دی گئی وُہ واہ واہ کر اٹھا۔ اس وقت بندہ بے دھڑک کہدیتا ہے۔ کہ یہی تو ہمارے سلسلہ کی خوبی ہے کہ ہم زندگی کے ہر شعبہ میں ایمانداری کو مقدم رکھتے ہیں"

اس کارخانہ کی مفصلہ ذیل ادویہ اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ موتی سرمہ قیمت فی تولہ عہ۔ اکسیر البدن سالم ماہ کی خوراک پانچ روپے۔ اکسیر اعظم سالم خوراک قیمت للعہ۔ موتی دانت پوڈر فی شیشی ایک روپیہ۔ اکسیر معدہ فی شیشی عہ وغیرہ۔ بتقریب سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو سالم شیشی پر فی روپیہ چار آنہ رعایت۔ باہر سے جو لوگ اپنے خطوط انہی تاریخوں پر پوسٹ کریں گے۔ وُہ بھی اس رعایت سے یکساں مستفیض ہونگے۔

ضروری اطلاع:۔ جلسہ پر آنے والے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا دفتر منارہ والی مسجد سے جانب جنوب ہے۔

تبلیغی ٹریکٹ مُفت:۔ سالانہ جلسہ پر دفتر نُور میں تشریف لا کر دوست گورمکھی تبلیغی ٹریکٹ سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کے لئے مفت لے سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

منیجر نُور اینڈ سنز۔ نُور بلڈنگ۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب

بہترین کتاب نئے سال کا بہترین تحفہ

تفہیماتِ ربّانیّہ

بجواب

رسالہ "عشرہ کاملہ"

اس معرکۃ الآراء جدید تصنیف میں نہ صرف مصنف "عشرہ کاملہ" کے ہر اس اعتراض کا قرار واقعی جواب دیا گیا ہے۔ جو اُس نے اپنی بے بصری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئیوں پر کئے تھے۔ بلکہ اور بھی جس قدر اعتراض اس بارے میں غیر احمدیوں کی طرف سے سنائی دیتے ہیں سب کا جواب دیدیا گیا ہے۔ اور نہایت تفصیل اور بسط کے ساتھ ہر اعتراض پر بحث کر کے اس کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ زبان بھی نہایت آسان اور عام فہم ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس مفید اور نہایت کار آمد ضروری تصنیف کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اس موضوع پر اتنی جامع اور مکمل تصنیف پیشتر ازیں شائع نہیں ہُوئی۔ ہمیں امید ہے۔ احبابِ جماعت اس کو خرید کر نہ صرف خود پڑھیں گے۔ اور لطف اندوز ہونگے۔ بلکہ اپنے غیر احمدی عزیزوں دوستوں اور ہم وطنوں میں تقسیم کرنے کے لئے بھی دو دو چار چار نسخے خریدیں گے۔ تاکہ غیر احمدی اُن اوہام اور غلط اعتراضوں کے بارے سبکدوش ہوں۔ جو غیر احمدی مولویوں نے اُن کے دل میں ڈال رکھے ہیں۔ اور انہیں بھی آپ کی طرح خدا کے مسیح کو ماننے اور اُس کی لائی ہُوئی صداقتوں کے تسلیم کرنے کی توفیق ملے۔

کتاب بڑی تختی کے ساڑھے پانچ یا چھ سو صفحہ کی ہوگی۔ مگر عام اشاعت کو مدنظر رکھتے ہُوئے قیمت بہت کم رکھی جائے گی جس کا عنقریب اعلان ہو جائے گا۔ اور یہ اس لئے تاکہ دوست آسانی کے ساتھ اس کی زیادہ سے زیادہ جلدیں خرید کر غیروں تک پہنچا سکیں۔

خاکسار:۔ منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— لندن۔ ۱۸ دسمبر۔ گول میز کانفرنس میں شامل ہونے والے مسلم رہنماؤں نے ایک جلسہ میں متفقہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ آل انڈیا مسلم کانفرنس دہلی کے مطالبات پر بدستور قائم رہینگے۔

—— لندن۔ ۱۸ دسمبر۔ گول میز کانفرنس کا آئندہ اجلاس ۲۰ دسمبر کو ہوگا۔

—— لاہور ۱۹ دسمبر۔ آج سیشن جج لاہور نے منشی ولایت علی خطوط رسان کے قتل کے سلسلے میں مسٹر عبدالحمید طالب علم اسلامیہ کالج لاہور کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ اور حکم دیا کہ اُسے پھانسی دی جائے۔

—— امرتسر ۱۸ دسمبر۔ ریاست جیند میں ڈیڑھ سو سکھوں کی گرفتاری پر وہاں سخت سنسنی پھیل گئی ہے۔ ریاستی پرجا کا ایک جتھا اپنی شکایات پیش کرنے کے لئے مہاراجہ صاحب کی خدمت میں جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں گرفتار کر کے سنگرور بھیج دیا گیا۔

—— پٹنہ۔ ۱۸ دسمبر۔ مسلح پولیس کا ایک دستہ جو تھانہ بھون سے متعلق تھا۔ خلاف قانون مجمع کے منتشر کرنے میں مصروف تھا۔ کہ ہجوم نے اس پر گولیاں چلائیں۔ پولیس نے گولیوں کا جواب گولیوں سے دیا۔ جس سے دس بلوائی خفیف طور سے زخمی ہوئے۔ چند ایک پولیس والوں کو بھی زخم آئے۔

—— نیو دہلی۔ ۱۸ دسمبر۔ ملک معظم کے سفیر متعینہ سیستان دکائن کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیستان کا پایہ تخت شہر نصرت آباد آئندہ شہر زابل کے نام سے موسوم ہوگا۔

—— طہران۔ ۱۸ دسمبر۔ آج شاہ رضا خان نے مجلس ایران کے اجلاس ہشتم کا افتتاح کیا۔ اور افتتاحی تقریر میں مختلف اقوام سے مملکت ایران کے دوستانہ تعلقات کا ذکر کیا۔

—— سیالکوٹ۔ ۱۹ دسمبر۔ گورنمنٹ سکول کے احاطہ اور مرے کالج کے صحن میں بم پھٹنے کی جو وارداتیں ہوئی تھیں۔ ان کے سلسلہ میں پولیس نے متعدد مکانات کی تلاشی لی۔ میونسپل واٹر ورکس کی ٹینکی کے نزدیک آج صبح دس بجے ایک اور تیار بم موجود پایا گیا۔

—— الہ آباد۔ ۱۸ دسمبر۔ انڈین نیشنل کانگریس کے سیکرٹری ڈاکٹر سید محمود آج غیر متوقع طور سے رہا کر دیئے گئے ان کا وزن بقدر ۲۳ پونڈ کم ہو گیا ہے۔

—— لاہور۔ ۱۸ دسمبر۔ آج شام کے ۸ بجے کے قریب پولیس نے دفتر بندے ماترم پر چھاپہ مارا۔ اور پنڈت ٹھاکرداس صاحب اڈیٹر پرنٹر پبلشر کو زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند گرفتار کر لیا۔ کیونکہ ۱۰ دسمبر کے پرچہ میں "بھگت سنگھ کی سمادھ پر پھول چڑھایا کرینگے" ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جسے گورنمنٹ نے قابل اعتراض قرار دیا ہے۔

—— ماسکو۔ ۱۷ دسمبر۔ مشہور ہندوستانی انقلاب پسند مسٹر ایم۔ این رائے کے پانچ پیروؤں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔

—— نیو دہلی۔ ۱۸ دسمبر۔ آج پولیس نے روزانہ اخبار تیج کے دفتر اور اخبار کے ڈائرکٹر مسٹر دیش بندھو گپتا کی قیامگاہ کی تلاشی لی۔ تلاشی گورکھا والنٹیروں کی بھرتی کے متعلق خط و کتابت کے سلسلہ میں لی گئی ہے۔

—— واردھا۔ ۱۷ دسمبر۔ اسمبلی بم کیس کے اسیر مسٹر بی۔ کے۔ دت کو جو ملتان سنٹرل جیل میں تھے۔ مدراس جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

—— لندن۔ ۱۷ دسمبر۔ فرقہ وارانہ صورت حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ہندو اور مسلمان لیڈروں کے کسی خاص تصفیہ پر پہونچنے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں ہیں۔ اب ہندو مہاسبھا کے لیڈر کسی کانفرنس میں شریک نہ ہونگے۔

—— لاہور ۱۹ دسمبر۔ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے آج ہندوستان ٹائمز کی اس درخواست کو مسترد کر دیا جو پریس آرڈینینس کے ماتحت ضمانت کی ضبطی کے حکم کے خلاف دی گئی تھی۔

—— لندن ۱۸ دسمبر۔ فرقہ وارانہ سوال کے سمجھوتہ کی ایک اور سعی کی جا رہی ہے۔ اور اس دفعہ اس کی بناء ہندو لبرلوں کی جانب سے ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گفت و شنید کے آغاز کی بناء پر ہندو گروہ کی طرف سے مسلمانوں کے پاس ایک ڈرافٹ معاہدہ بھیجا جائے گا۔

—— بمبئی۔ ۱۹ دسمبر۔ وائسرائے کے پرائیویٹ سیکرٹری نے ایرن مرچنٹس ایسوسی ایشن کے تار کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ وائسرائے شولاپور کے اسیروں کی جنہیں موت کی سزا دی گئی ہے سزا کو معاف کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔

—— گجرات۔ ۱۸ دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سپیشل جیل کے حکام اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں۔ کہ سیاسی قیدیوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے کے لئے جیل کی مختلف بارکوں کو مقفل کر دیا جائے۔

—— رگبی۔ ۱۶ دسمبر۔ ماسکو کے مقدمہ سازش کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے ایوان عام میں وزیر خارجہ نے بیان کیا۔ کہ مقدمہ سازش ماسکو کے دوران میں برطانی حکومت کے متعلق جو حوالہ دیا گیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں میں نے سفیر برطانیہ متعینہ روس کو ہدایت کی ہے۔ کہ سوویٹ حکومت پر یہ امر واضح کر دے کہ حکومت برطانیہ اس کے طرز حکومت سے مطمئن نہیں ہے۔

—— لندن۔ ۱۸ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ لارڈ ولنگڈن ہندوستان کے آئندہ وائسرائے بنیں گے۔ لارڈ ولنگڈن ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۹ء تک بمبئی کے گورنر اور ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۴ء تک مدراس کے گورنر رہ چکے ہیں۔ لارڈ ولنگڈن کی بطور وائسرائے تقرری کے اعلان پر تمام حلقوں میں خوشنودی کا اظہار کیا گیا ہے اخبارات اس تقرر کو بہترین بیان کرتے ہیں۔

—— بنارس۔ ۱۷ دسمبر۔ سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلے میں صوبہ یوپی کے اندر اس وقت تک نو ہزار نو سو بارہ لوگ اسیر ہو چکے ہیں۔

—— لندن۔ ۱۶ دسمبر۔ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام کیکسٹن ہال میں بصدارت مارکوئس آف زٹلینڈ ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ سر اکبر حیدری نے "حیدر آباد عہد حاضر میں" کے عنوان سے ایک تقریر کی۔

—— امرتسر۔ ۱۷ دسمبر۔ افغانستان میں چھ سکھ مشنریز کو اس شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک سازش کر کے حکومت افغانستان کے خلاف کارروائیاں کرنا چاہتے تھے۔ جلال آباد کے افسروں کو اطلاع دی گئی۔ کہ ان سکھوں کے پاس ہتھیار۔ اخبار اور انقلابی لٹریچر ہے۔ افسر علاقہ کے حکم سے وہ گرفتار کر لئے گئے۔ اور ان کے قبضہ سے تین ریوالور۔ چند ایک۔ اخبار اور انقلابی اشتہار برآمد ہوئے۔

—— لندن۔ ۱۷ دسمبر۔ نئے ہندوستانی آئین میں ہندوستانی خواتین کی بہبودی اور درجہ کے متعلق میمورنڈم گول میز کانفرنس کے روبرو پیش کر دیا گیا ہے۔ اس میمورنڈم پر ۱۰ سرکردہ اشخاص کے دستخط ہیں۔ میمورنڈم میں حق رائے دہندگی کی یکسانیت کی نسبت سائمن کمیشن کی سفارشات کی حمایت کی گئی ہے یعنی جس خاوند کو ووٹ کا حق حاصل ہو۔ اس کی بیوی کو جس کی عمر بائیس سال یا زیادہ ہو۔ یا اس سے اوپر ہو۔ حق رائے دہندگی دیا جائے۔

—— لاہور۔ ۱۷ دسمبر۔ آج مزنگ لاہور میں ایک سکھ نے اپنی پڑوسن مسلمان عورت کو اس کے خاوند کی عدم موجودگی میں ایک معمولی تمدنی جھگڑے پر کرپان سے بُری طرح مجروح کر دیا۔

—— الہ آباد۔ ۱۷ دسمبر۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نینی جیل میں درد گردہ کی وجہ سے زیادہ تکلیف میں ہیں۔ آج آپ کو مقامی گورنمنٹ کے حکم کے مطابق جیل سے یورپین ہسپتال میں پہونچا دیا گیا ہے۔

—— ناگپور کے قریب ایک گاؤں میں ہیضہ کی وبا پھیل گئی۔ جاہل دیہاتیوں نے خیال کیا۔ کہ مقامی کوتوال نے جادو کے ذریعہ انہیں اس مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے۔ اور اس بناء پر اس غریب کو جان سے مار دیا۔

—— لاہور۔ ۲۰ دسمبر۔ آج ڈھائی بجے بعد دوپہر ماڈل ٹاؤن لاہور کے نزدیک ایک وسیع میدان میں گورنر پنجاب نے پنجاب ہوائی کلب ہاؤس کی افتتاحی رسم ادا کی۔ صوبہ بھر کے معززین بکثرت موجود